Majlis Ansarullah
CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

ماہنامہ

انصاراللہ

اکتوبر 2015ء/ذوالحجہ،محرم 1436/اخاء 1394ہش

جلسہ سالانہ برطانیہ 2015ء کے دو مناظر

شرکاءسیمینار وقف عارضی علاقہ و ضلع لاہور

مجلس عاملہ انصار اللہ علاقہ میر پور خاص

مجلس عاملہ انصار اللہ ضلع عمر کوٹ

ansarullah\final logo.jpg not found.

صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ماہنامہ انصاراللہ

● اکتوبر 2015ء۔ذوالحجہ،محرم 1437ھ۔اخاء 1394ہش ● جلد47 شمارہ10 ● ایڈیٹر محمود احمد اشرف

فہرست

● نظام جماعت اور تربیت اولاد	4	● حضرت امام حسینؓ کا عظیم مقام	15
● القرآن	5	● خطبات سے تربیت میں یک رنگی آئے گی	18
● الحدیث	5	● والدین سے حسن سلوک	19
● کلام الامام	6	● میرے نانا محترم چوہدری غلام حسین صاحب	23
● عربی منظوم کلام	7	● پاک محبان لاہور کی قربانیاں	27
● فارسی منظوم کلام	8	● زندگی کا پیغام	29
● اردو منظوم کلام	9	● مطبوعہ کتاب اور برقی کتاب	30
● ایک عظیم الشان متقی کی قربانیاں	10	● نظم ڈائمنڈ جوبلی	35
● خلاصہ خطبات جمعہ فرمودہ ماہ اگست 2015ء	12	● اخبار مجالس	36

فون نمبر 047-6212982

فیکس 047-6214631

مینیجر 0336-7700250

ویب سائٹ: ansarullahpk.org

قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org

دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com

magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر

کمپوزنگ: فرحان احمد ذکاء

پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ

اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، ربوہ

مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر

سالانہ چندہ 300 روپے

فی پرچہ: 25 روپے

نظام جماعت اور تربیت اولاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"اگر ہم تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح کی طرف نظر رکھیں گے، اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو اس نظام کا حصہ بنائے رکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا تو ہم بھی اس رحمت اور فضل کے حاصل کرنے والے بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ نے جماعت کے لئے مقدر کئے ہوئے ہیں۔ اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی انشاء اللہ تعالیٰ فتوحات دیکھیں گی۔ اگر ہم میں سے کوئی عمر کے اس حصے میں پہنچا ہوا ہے جہاں بظاہر زندگی کا کچھ حصہ نظر آ رہا ہے، بڑی عمر ہے، ویسے تو کسی کا نہیں پتہ کہ کب قضا آ جائے، لیکن بہرحال بڑی عمر کے لوگوں کو زیادہ فکر ہوتی ہے۔ جو اس میں بھی پہنچا ہوا ہے تو جس طرح بچوں کی دنیاوی بہتری کے لئے بڑی عمر کے لوگوں کو فکر ہوتی ہے، بڑا تردد ہوتا ہے، اسی طرح اسے دینی حالت کی بہتری اور جماعت سے اپنی نسلوں کو جوڑے رکھنے کے لئے بھی فکر ہونی چاہیے۔ دنیاوی بہتری کے سامان کرنے کے لئے، بچوں کے لئے جائیداد، مکان، بہتر تعلیم یا کام کی ان کو فکر ہوتی ہے۔ بڑے لوگ دعاؤں کے لئے لکھتے ہیں۔ تو اسی طرح ان کی بچوں کی روحانی اور اخلاقی حالت کی بہتری کے لئے بھی فکر ہونی چاہئے۔ یہی تقویٰ ہے اور یہی اس عہد کا حق ادا کرنے کی کوشش ہے جو ہم اپنے اجلاسوں اور اجتماعوں میں دہراتے ہیں۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ جماعتی ترقی ہمارے اپنے بچوں کی تربیت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ ہماری اور ہماری نسلوں کی بقا ہر حالت میں جماعت سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے۔ جماعت اور (دین حق) کا غلبہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ اس خدا کی تقدیر ہے جو تمام طاقتوں کا مالک خدا ہے اور وہ ناقابلِ شکست اور غالب ہے۔ اگر کوئی ہم میں سے راستے کی مشکلات دیکھ کر کمزوری دکھاتا ہے، اگر ہماری اولادیں ہمارے ایمان میں کمزوری کا باعث بن جاتی ہیں، اگر ہماری تربیت کا حق ادا کرنے میں کمی ہماری اولادوں کو دین سے دور لے جاتی ہے، اگر کوئی ابتلا ہمیں یا ہماری اولادوں کو ڈانواں ڈول کرنے کا باعث بن جاتا ہے تو اس سے دین کے غلبے کے فیصلے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں جو کمزوری دکھاتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں"

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ نمبر 507)

دُعائے عفو و رحم

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تم نے ہمیں معاف نہ کیا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

☆ ☆ ☆

حدیث نبوی ﷺ

ایک اہم دُعا

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْاُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْاَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔ (ابو داؤد کتاب الادب ما یقول الرجل اذا خرج من بیته)

ترجمہ۔حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دُعا پڑھتے ۔اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں ۔اے میرے اللہ! میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اسی طرح گمراہ کئے جانے سے بھی۔پھسلنے اور پھسلائے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے۔

مصائب اور شدائد ضروری ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مصائب اور شدائد کا آنا بہت ضروری ہے۔کوئی نبی نہیں گزرا جس کا امتحان نہیں لیا گیا۔جب کسی کا کوئی عزیز مر جاتا ہے تو اس کے لئے یہ بڑا نازک وقت ہوتا ہے۔مگر یاد رکھو کہ ایک پہلو پر جانے والے لوگ مشرک ہوتے ہیں۔آخر خدا کی طرف قدم اُٹھانے اور حقیقی طور پر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحہ:6) والی دعا مانگنے کے یہی معنے تو ہیں کہ خدایا وہ راہ دکھا جس سے تو راضی ہو اور جس پر چل کر نبی کامیاب اور بامراد ہوئے۔آخر جب نبیوں والی راہ پر چلنے کے لیے دعا کی جاوے گی تو پھر ابتلاؤں اور آزمائشوں کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے اور ثابت قدمی کے واسطے خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہنا چاہئیے۔جو شخص یہ چاہتا ہے کہ صحت و عافیت بھی رہے۔مال و دولت بھی ترقی ہو اور ہر طرح کے عیش و عشرت کے سامان اور مالی و جانی آرام بھی ہوں۔کوئی ابتلاء بھی نہ آوے اور پھر یہ کہ خدا بھی راضی ہو جاوے وہ ابلہ ہے۔وہ کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔جن لوگوں پر خدا راضی ہوا ہے ان کے ساتھ یہی معاملہ ہوا ہے کہ وہ طرح طرح کے امتحانوں میں ڈالے گئے اور مختلف مصائب اور شدائد سے ان کا سامنا ہوا۔حضرت ابراہیم پر دیکھو کیسا نازک ابتلاء آیا تھا اور پھر اس کے بعد سب نبیوں کے ساتھ یہی معاملہ رہا۔یہاں تک کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا زمانہ آ گیا۔دیکھو آں کو پیدا ہوتے ہی یتیمی کا سامنا ہوا۔یتیمی بھی تو بری بلا ہے خدا جانے کیا کیا دُکھ اُٹھائے اور پھر دعویٰ کرتے ہی مصیبتوں کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

یاد رکھو۔انبیاء کا دوسرا نام اہل بلا و اہل ابتلاء بھی ہے۔ابتلاؤں سے کوئی نبی خالی نہیں رہا۔ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے تھے اور پھر انبیاء کو تو رہنے دو۔امام حسینؓ کو دیکھو کہ ان پر کیسی کیسی تکلیفیں آئیں۔آخری وقت جو ان کو ابتلاء آیا تھا کتنا خوفناک ہے۔لکھا کہ اُس وقت اُن کی عمر ستاون برس کی تھی۔اور کچھ آدمی اُن کے ساتھ تھے جب سولہ یا سترہ آدمی ان کے مارے گئے اور ہر طرح کی گھبراہٹ اور لاچاری کا سامنا ہوا تو پھر ان پر پانی کا پینا بند کر دیا گیا۔اور ایسا اندھیر مچایا گیا کہ عورتوں اور بچوں پر بھی حملے کئے گئے اور لوگ بول اُٹھے کہ اس وقت عربوں کی حمیت اور غیرت ذرا بھی باقی نہیں رہی۔اب دیکھو کہ عورتوں اور بچوں تک بھی اُن کے قتل کئے گئے اور یہ سب کچھ درجہ دینے کے لئے تھا۔جاہل تو کہیں گے کہ وہ گناہ گار اور بد اعمال تھے اس لئے ان پر یہ تکلیف آئی مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ آرام سے کوئی درجہ نہیں ملا کرتا جو لوگ ایک ہی پہلو پر زور دیتے چلے جاتے ہیں اور ابتلاؤں اور آزمائشوں میں صبر کرنا نہیں چاہتے۔اندیشہ ہے کہ وہ دین ہی چھوڑ دیں ...... یاد رکھو جتنے اولیاء اللہ اور مقدس لوگ گذرے ہیں ان کے بڑے بڑے تلخ امتحان ہوئے ہیں اور جو پہلوں کا حال ہے وہ آنے والوں کے لئے ایک سبق ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 335-336)

عربی منظوم کلام

هَدَانِیْ خَالِقِیْ نَهْجًا قَوِیْمًا

بِـمُـطَّـلَـعٍ عَـلٰـی اَسْـرَارِبَـالِـیْ
بِـعَـالِـمِ عَیْبَتِیْ فِیْ کُلِّ حَـالِـیْ

قسم ہے اُس ذات کی جو میرے دل کے بھیدوں سے آگاہ ہے اور قسم اُس ذات کی جو ہر حال میں میرے سینے کے راز سے واقف ہے

بِـوَجْـهٍ قَـدْرَأٰی اَعْشَـارَ قَلْبِـیْ
بِمُسْتَمِعٍ لِّصَرْخِیْ فِی اللَّیَالِیْ

قسم اُس ذات کی جو میرے دل کے تمام گوشوں سے واقف ہے اور قسم اُس ذات کی جو راتوں کو میری آہ و زاری کو سننے والا ہے

هَـدَانِـیْ خَـالِقِیْ نَهْجًا قَوِیْمًا
وَرَبَّـانِـیْ بِـاَنْـوَاعِ الـنَّـوَالِ

میرے خالق نے مجھے سیدھی راہ پر چلایا ہے اور طرح طرح کے انعامات سے میری تربیت فرمائی ہے

لَـقَـدْ اُعْطِیْـتُ اَسْـرَارَالسَّـرَائِـرِ
فَسَـلْ اِنْ شِـئْـتَ مِنْ نَوْعِ السُّؤَالِ

مجھے نہاں در نہاں اسرار عطا کئے گئے ہیں اگر تو چاہے تو کسی طرح کا سوال کر کے پوچھ دیکھ

رَاَیْـتُ بِـفَـضْـلِ رَبِّیْ سُبُلَ رَبِّیْ
وَاِنْ کَـانَـتْ اَدَقَّ مِـنَ الْهِلَالِ

میں نے اپنے ربّ کے فضل سے خدا کی راہیں پا لی ہیں اگرچہ وہ ہلال سے بھی زیادہ باریک تھیں

(القصائد الاحمدیہ مترجم صفحہ 9-11)

ہوش کُن ایں جائیگہ جائے فناست

از پئے دُنیا بریدن از خُدا
بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

دنیا کی خاطر خدا سے قطع تعلق کر لینا بس یہی بدبختوں کی نشانی ہے

چوں شود بخشایش حق بر کسے
دل نمے ماند بدنیایش بسے

جب کسی پر خدا کی مہربانی ہوتی ہے تو پھر اس کا دل دنیا میں نہیں لگتا

خوشترش آید بیابانِ تپاں
تا درو نالد ز بہرِ دلستاں!

اُس کو تپتا ہوا صحرا پسند آتا ہے تا کہ وہاں اپنے محبوب کے حضور میں گریہ و زاری کرے

پیش از مُردن بمیرد حق شناس
زینکہ محکم نیست دُنیا را اساس

عارف انسان تو مرنے سے پہلے ہی مر جاتا ہے کیونکہ دُنیا کی بنیاد مضبوط نہیں ہے

ہوش کُن ایں جائیگہ جائے فناست
باخدا مے باش چوں آخر خداست

خبردار ہو کہ یہ مقام فانی ہے باخدا ہو جا۔ کیونکہ آخر خدا ہی سے واسطہ پڑتا ہے

(درثمین فارسی مترجم صفحہ:283)

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اِک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے
یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ شامت آنے والی ہے
تیرے مکروں سے اے جاہل! مرا نقصاں نہیں ہر گز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے
اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے
بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے
خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُررعب و پُرہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(درثمین اردو صفحہ: 94)

ایک عظیم الشان متقی کی قربانیاں اور اس کو ملنے والے انعامات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے فرمایا:

”متقی کو عجیب در عجیب حواس ملتے ہیں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلقات ہوتے ہیں۔قرآن مجید میں اولئک ھم المفلحون (البقرہ:6) بھی متقیوں کے لئے آیا ہے یعنی اگر مظفر و منصور فتح مند ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں۔اس کا نام ابراہیم تھا۔اس کے پاس بہت سے مویشی تھے،بہت سے غلام تھے اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔ (الصافات:103) سو برس کے قریب کا بڈھا،ایک ہی بیٹا،اپنی ساری عزت،ناموری،مال،جاہ و جلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔دیکھو متقی کا کیا کام ہے۔اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہا۔میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہے۔قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ۔ (الصافات103) اباجی!وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الٰہی سے ہوا۔میں بفضلہ تعالیٰ صبر کے ساتھ اسے برداشت کروں گا۔یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔یہ ہے قربانی۔قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قربانی میں سب ناموں،امیدوں،ناموریوں کی قربانی آ گئی۔

جو اللہ کے لئے انشراح صدر سے ایسی قربانیاں کرتے ہیں اللہ بھی ان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔اس کے بدلے ابراہیم کو اتنی اولاد دی گئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیم کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے۔کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں۔کیا کیا انعام الٰہی اس پر ہوئے کہ گننے میں نہیں آ سکتے۔ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لئے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقتیں بخشے گا اور ان کو مشکلات اور خوفوں میں امن عطا کرے گا۔یہ کہانی کے طور پر نہیں۔یہ زمانہ موجود،یہ مکان موجود،تم موجود،قادیان کی بستی موجود،ملک کی حالت موجود ہے۔کس چیز نے ایسی سردی میں تمہیں دور دور سے یہاں اس (بیت) میں جمع کر دیا؟سنو!اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو۔تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کی

طرف سفر کرنے کے لئے تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نمائی کا ایک نمونہ ہے۔ ایک ثبوت ہے کہ وہ متقی کے لئے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں۔ یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خوابیں اور کشوف دیکھ لیتا ہے۔ الہام بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کر کے دیکھے کہ اس کی عملی زندگی کس قسم کی تھی؟ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں؟ یہ مبارک وجود نمونہ ہے۔ اسے جو کچھ ملا ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گزاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیمؑ نے کی اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لئے نہیں چھوڑتا تو خدا بھی اس کے لئے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے مگر وہ خدا جس نے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ۔ (المومن 52) فرمایا اس نے سب پر فتح دی۔ صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے آ کر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھا نہ چھوڑو۔ ایک ہی حملہ میں یہ سب تمہارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائیں گے۔ اس پر صحابہؓ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکا رہ گیا۔ یہ حضرت نبی کریمؐ کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کرنے کا نتیجہ تھا کہ ایسے جاں نثار مرید ملے۔ اور وہ جو باپ بنتے تھے جو تجربہ کار تھے، ہر طرح کی تدبیریں جانتے تھے، ان سب کے منصوبے غلط ہو گئے۔ اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنے والا متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ خلفاء راشدین کے لئے بھی وعدہ لے لیا۔ چنانچہ فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ (النور 56)

دنیا میں کئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں، اپنے ساتھ خارق عادت نشان لے کے دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں، ان ہادیوں کے لئے کوئی دعا نہیں کرتا بلکہ انہیں معبود سمجھ کر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے۔ یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گزرتا جس میں مومنوں کی ایک جماعت درود دل سے اللّٰهم صل علىٰ محمد نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لئے مغرب وعشاء، ظہر وعصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے اور (۔) سچے دل سے خاص رحمتوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لئے مانگتے ہیں۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپ کے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے''

(خطبہ عید الاضحیٰ، 15 جنوری 1908ء، خطبات نور صفحہ 273-275)

خلاصہ خطبات جمعہ فرمودہ حضور انور ماہ اگست 2015ء

مرتبہ: مکرم عبدالسلام شاہد صاحب۔ لاہور

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 7/ اگست 2015ء: تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی نیک فطرت، صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ اور ان کی جانی و مالی قربانی کے شوق اور حضرت مسیح موعود سے عشق و محبت کے واقعات کا ایمان افروز ذکر فرمایا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے ملفوظات کے حوالے سے بیان فرمایا کہ اولیاء اور انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔ اولیاء اور انبیاء بارش کی طرح ہیں جن کے آنے سے خشک زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام مذاہب کو جو چیلنج کیا تو اس کی وجہ سے عیسائی، ہندو اور سب آپ کے مخالف ہو گئے۔ آپ پر مقدمات کئے گئے حتی کہ متواتر تین ماہ کئی کئی گھنٹے آپ کو عدالت میں کھڑا رہنا پڑتا۔ آپ کا کھڑے کھڑے سر چکرا جاتا اور پاؤں تھک جاتے۔ فرمایا آج بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ انجام کار تو وہی ہوتا ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ صبر اور دعا سے کام لینے والے اس کے نظارے بھی دیکھیں گے۔

یورپ کی عریانی کا ذکر کرکے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لباس کو زینت قرار دیا ہے لیکن آجکل عریانی کو ہی فیشن سمجھ لیا گیا ہے۔ مرد بھی اپنے عجیب و غریب حلیے بنا لیتے ہیں اور ایسا لباس پہنتے ہیں جن سے ان کا وقار بھی ضائع ہوتا ہے اور بدصورتی بھی نمایاں ہوتی ہے۔ پس یاد رکھنا چاہئے کہ خوبصورتی کی پہچان عریانی یا ظاہری حالت نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اگر بعض عیوب کو ڈھانپنے کے لئے لباس کا حکم دیا ہے تو وہ اس لئے کہ کچھ نہ کچھ انسان کی زینت بنی رہے۔ خدا تعالیٰ کے ملنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود اکثر کسی صوفی کا قول پنجابی میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ یا تو کسی کے دامن سے چمٹ جا یا کوئی تجھے اپنا بنا لے۔ اس دنیا کی زندگی ایسی طرز پر ہے کہ اس میں سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں کہ یا تو تم کسی کے بن جاؤ یا کوئی تمہارا بن جائے۔ بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے جس سے دین و دنیا دونوں ملتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ حضور انور نے نمازوں کے قیام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے مجذوب یا عاشق کی طرح آگے آنا چاہئے اور بیوت الذکر کو آباد کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نمازوں کی حفاظت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 14/ اگست 2015ء: تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ آئندہ جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔ جلسے کی تیاری کے سلسلہ میں کارکنان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب ایسی مہارت سے کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی۔ فرمایا پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو احسن رنگ میں

خدمت کی توفیق دیتا رہے اور ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔حضور انور نے قرآنی تعلیمات ، آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے واقعات کی روشنی میں کارکنان کو ہدایات دیں۔ فرمایا کسی بھی رنگ میں مہمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔دین حق نے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔ہر قیام گاہ میں اپنے نمونے بھی ایسے دکھائیں کہ آنے والوں کو احساس ہو کہ وہ کسی دینی جلسے میں شرکت کے لئے آئے ہیں نہ کہ دنیاوی میلے میں اور اپنے رویئے ،اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں۔ادھر اُدھر کی گپیں لگانے کی بجائے دین کی باتیں کریں۔صفائی کے انتظام اور پارکنگ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے متعلق ہدایات بھی ارشاد فرمائیں۔فرمایا مہمانوں کو طبی امداد مہیا کرنا یہ بھی ان کی مہمانوازی ہے۔نیز فرمایا کہ آج 14 اگست بھی ہے جو پاکستان کا یوم آزادی ہے اس لحاظ سے بھی دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ پاکستان کو حقیقی آزادی نصیب کرے۔ملک کو محفوظ رکھے۔عوام الناس کو عقل اور سمجھ دے کہ وہ ایسے رہنما منتخب کریں جو ایماندار ہوں اپنی امانت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔پاکستانی احمدیوں کو اپنے ملک کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستانی احمدیوں کو بھی حقیقی آزادی نصیب فرمائے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 21 اگست 2015ء تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج سے جمعہ کی ادائیگی کے بعد باقاعدہ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوگا لیکن جمعہ کی بھی اپنی اہمیت ہے۔جمعہ کے روز جو دعائیں کریں اس میں جلسہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ہمارے جلسوں کا بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور یہ تب ہوگا جب ہم آپ ﷺ پر دل کی گہرائی سے درود بھیجیں اور پھر اپنی حالتوں کو بھی اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔حضرت مسیح موعود نے جلسے منعقد کرنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ جماعت کے تعلقات اخوت مضبوط ہوں۔پس جلسے پر آنے والوں کو جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی محبت دلوں میں پیدا کرنی ہے وہاں آپس میں محبت اور پیار اور بھائی چارے کے جذبات کو بھی بڑھانا ہے اور اپنے دینی علم میں بھی اضافہ کرنا ہے۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو دنیاوی میلوں کی طرح نہیں سمجھنا، ہماری توجہ ان ایام میں ربانی باتوں کے سننے کی طرف ہونی چاہئے۔فارغ وقت دینی باتوں اور ذکر الٰہی میں گزاریں۔جلسے کے پروگراموں کو اس غرض سے سننے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ان پر ہم نے عمل کرنا ہے اور اپنے ایمان و ایقان میں اضافہ کا ذریعہ انہیں بنانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں اور دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔منتظمین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگوں کو اپنی بیماری یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے کھانے کے اوقات کے علاوہ بھی کھانے کی ضرورت پڑ جاتی ہے اور مارکی میں جانا پڑتا ہے اس لئے وہاں کچھ نہ کچھ انتظام ہر وقت رہنا چاہئے۔فرمایا بچوں والی مائیں اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ ساتھ لے کر آئیں۔اسی طرح ٹریفک کی انتظامیہ سے بھی بھرپور تعاون کریں۔جہاں پارکنگ کے لئے

کہا جائے وہاں اپنی گاڑی کھڑی کریں ۔اسی طرح سیکورٹی کے عمومی انتظام سے بھی تعاون کریں اور خود بھی ہر احمدی کو اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہیے ۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جلسے کو بابرکت فرمائے ۔

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 28 راگست 2015ء: تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے کامیاب انعقاد پر دنیا کے اکثر ممالک سے خطوط اور فیکسز آرہی ہیں کہ ہم نے ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست جلسہ دیکھا اور بھر پور فائدہ اٹھایا فرمایا حقیقی فائدہ اور فیض تو تبھی پہنچتا ہے جب ہم اس بات کی بھی کوشش کریں کہ جو کچھ ہم نے دیکھا اور سنا ہے اسے اپنی زندگی سنوارنے کا ذریعہ بنائیں ۔اور خدا تعالیٰ کا شکر کریں کہ اس نے ہماری اصلاح کے لئے ،ہماری علمی ،عملی اور اعتقادی ترقی کے لئے ایک دنیاوی ایجاد کو ذریعہ بنا دیا ہے ۔ٹیلی ویژن ،انٹرنیٹ ،اخبار اور دوسرے اشاعت کے ذرائع جب ہمارے لئے کام کر رہے ہیں تو ایک مومن کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے ۔حضور انور نے جلسہ پر خدمت کرنے والے کارکنان اور رضا کاران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے جلسے کے انتظامات کو بہترین شکل دینے کی کوشش کی ۔سب نے یکجان ہو کر کام کیا یہ سب لوگ چاہے مرد ہیں یا عورتیں ہیں ہم سب ان کے شکر گزار ہیں ۔فرمایا کارکنوں کی طرف سے میں ان سب مہمانوں کا شکریہ بھی ادا کر دیتا ہوں جنہوں نے تعاون کیا ۔حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے نیک تاثرات کا تذکرہ فرمایا جو مختلف ممالک سے جلسہ میں شامل ہوئے تھے ان میں سیاستدان ،وزراء اور بڑے عہدیدار بھی تھے یوگنڈا سے ایک مہمان کے حوالے سے فرمایا کہ وہ کہتے ہیں میں مہمان نوازی ،سیکورٹی اور نظم وضبط کے انتظامات دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں ۔سب سے بڑی اور اچھی بات یہی ہے کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے امن ،محبت اور بھائی چارے کا ایک عظیم نمونہ ہے ۔بینن کی نیشنل اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کہتے ہیں کہ سب سے بڑی بات جو میرے مشاہدے میں آئی وہ یہ تھی کہ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے خلیفہ سے بہت محبت کرتے ہیں یہ چیز کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملے گی میں نے جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا ہے ہر چیز میں مجھے حسن انتظام ہی نظر آیا ہے ۔

حضور انور نے فرمایا اس سال پریس میڈیا کے ذریعہ جلسہ کا وسیع تعارف ہوا ہے ۔فرمایا ایم ٹی اے ،ٹی وی چینلز ،ریڈیو ،سوشل میڈیا اور اسی طرح پرنٹ میڈیا کے ذریعہ دنیا کے مختلف براعظموں میں ملینز افراد تک اس دفعہ جلسے کا پیغام پہنچا ہے ۔جلسہ کے حوالے سے بعض کمزوریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مین مارکی میں بیٹھنے کے لئے کرسیوں کی کمی تھی ۔حضور نے غسل خانوں اور واش رومز میں پانی اور ٹشو پیپر وغیرہ کی کمی کو دور کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ۔اسی طرح فرمایا کہ بازاروں میں پاکستانی مہمانوں کی خرید وفروخت کے وقت قطار میں لگنے کی بجائے دھکم پیل کی شکایات موصول ہوئی ہیں ۔حضور انور نے ان کمزوریوں کو دور کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ عمومی طور پر جلسہ سالانہ بہت سے فضلوں کو لانے والا بنا ۔اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو جس نے جلسہ میں شمولیت کر کے یا ٹی وی کے ذریعہ جلسہ دیکھا اور سنا اپنے اندر پاک تبدیلی لانے والا بنائے ۔

مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

حضرت امام حسینؓ کا عظیم مقام

(حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حسین رضی اللہ عنہ طاہر اور مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلاشبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرّہ کینہ رکھنا اُس سے موجب سلب ایمان ہے اور اس امام کی تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اور ہم اس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اسکو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دل جو اسکا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دل جو عملی رنگ میں اس کی محبت ظاہر کرتا ہے اور اس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقویٰ اور استقامت اور محبت الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کیساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔ یہ لوگ دنیا کی آنکھ سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے ان کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ اس دنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دور ہیں'' (مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 654)

فرمایا: ''مجھے علیؓ اور حسینؓ سے ایک لطیف مشابہت ہے اس بھید کو مشرق و مغرب کے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یقیناً میں علیؓ اور آپ کے دونوں بیٹوں سے محبت رکھتا ہوں اور اس سے دشمنی کرتا ہوں جو ان دونوں سے دشمنی رکھتا ہے''

(سرّ الخلافۃ ...... جلد 8 صفحہ 359)

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''آدمیوں سے اپنی نظر ہٹا لو اور صرف خدا پر اپنی نظر رکھو۔ گالیاں سنو اور خاموش رہو۔ ماریں کھاؤ اور ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ اگر دشمن تمہارے گھروں پر بھی حملہ آور ہو تب بھی تم خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھو اور کہو کہ اے خدا تیری مدد کب آئے گی۔ مت سمجھو کہ یہ تمہاری قربانیاں رائیگاں جائیں گی۔ ان کا دنیا میں ذکر باقی رہے گا۔ اور لوگ تمہیں عزت و احترام کے جذبات کے ساتھ یاد کیا کریں گے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے معرکۂ کربلا میں بے شک جان دے دی۔ مگر آج تک اسلام اس قربانی پر ناز کرتا ہے'' (خطبہ جمعہ فرمودہ جولائی 1935 ماز الفضل 12 جولائی 1935ا زخطبات محمود جلد نمبر 16 صفحہ 396)

فرمایا:

''یزید خلافت کا اہل نہیں تھا۔ ان کے بیٹے کی گواہی حضرت عمرؓ کی وفات کے قریب آپ کے پاس لوگوں کے کئی وفود گئے اور سب نے متفقہ طور پر کہا کہ آپ کے بعد خلافت کا سب سے زیادہ اہل آپ کا بیٹا عبد اللہ ہے آپ اسے خلیفہ مقرر کر جائیں۔ مگر آپ نے فرمایا مسلمانوں کی گردنیں ایک لمبے عرصہ تک ہمارے خاندان کے آگے جھکی رہی ہیں۔ اب میں

چاہتا ہوں کہ یہ نعمت کسی اور کو ملے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد لوگ آپ کے بیٹے عبد اللہ کو خلافت کیلئے منتخب کرتے تو یہ اور بات ہوتی مگر یہ جائز نہیں تھا کہ حضرت عمرؓ اپنے بیٹے کو خلافت کیلئے خود نامزد کر جاتے۔ اسی طرح اگر معاویہ اپنی موجودگی میں یزید کا معاملہ لوگوں کے سامنے پیش نہ کرتے اور بعد میں قوم اسے منتخب کرتی تو ہم اسے انتخابی بادشاہ کہہ سکتے تھے مگر اب تو نہ ہم اسے خلیفہ کہہ سکتے ہیں اور نہ انتخابی بادشاہ۔ ہم معاویہ کو گنہگار نہیں کہتے انہوں نے اُس وقت کے حالات سے مجبور ہو کر ایسا کیا مگر یزید کو بھی بلکہ خود معاویہؓ کو بھی خلیفہ نہیں کہہ سکتے ،ایک بادشاہ کہہ سکتے ہیں۔ یزید کا معاملہ تو جب معاویہؓ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا اُس وقت تمام صحابہ اسے ایک تمسخر سمجھتے تھے اور ان کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے کہ معاویہؓ نے جب لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اے مسلمانو! تم جانتے ہو ہمارا خاندان عرب کے رؤساء میں سے ہے۔ پس آج مجھ سے زیادہ حکومت کا کون مستحق ہو سکتا ہے اور میرے بعد میرے بیٹے سے زیادہ کون مستحق ہے تو اُس وقت حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بھی ایک کونہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں جب میں نے معاویہؓ کو یہ بات کہتے سنا تو وہ چادر جو میں نے اپنے پاؤں کے گرد لپیٹ رکھی تھی اُس کے بند کھولے اور میں نے ارادہ کیا کہ کھڑے ہو کر معاویہؓ سے یہ کہوں کہ اے معاویہؓ! اِس مقام کا تجھ سے زیادہ حقدار وہ ہے جس کا باپ تیرے باپ کے مقابلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر لڑتا رہا اور جو خود اسلامی لشکروں میں تیرے اور تیرے باپ کے مقابلہ میں جنگوں میں شامل رہا ہے۔ مگر پھر مجھے خیال آیا کہ یہ دنیا کی چیزیں میں نے کیا کرنی ہیں اس سے فتنہ اُٹھے گا اور مسلمانوں کی طاقت اور زیادہ کمزور ہو جائے گی۔ چنانچہ میں پھر بیٹھ گیا اور میں نے معاویہؓ کے خلاف کوئی آواز نہ اُٹھائی۔ تو صحابہؓ معاویہؓ کی اس حرکت کو بالکل لغو سمجھتے تھے اور ان کے نزدیک اس کی کوئی قیمت نہیں تھی۔

یزید کے ایک بیٹے کی تختِ حکومت سے دستبرداری: پھر یزید کی خلافت پر دوسرے لوگوں کی رضا تو الگ رہی خود اس کا اپنا بیٹا متفق نہ تھا بلکہ اس نے تخت نشین ہوتے ہی بادشاہت سے انکار کر کے کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ یہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے مگر میں نہیں جانتا مسلمان مؤرخین نے کیوں اس واقعہ کو زیادہ استعمال نہیں کیا۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا کہ اس واقعہ کو بار بار دُہراتے کیونکہ یہ یزید کے مظالم کا ایک عبرتناک ثبوت ہے۔

تاریخ میں لکھا ہے کہ یزید کے مرنے کے بعد جب اس کا بیٹا تخت نشین ہوا جس کا نام بھی اپنے دادا کے نام پر معاویہ ہی تھا تو لوگوں سے بیعت لینے کے بعد وہ اپنے گھر چلا گیا اور چالیس دن تک باہر نہیں نکلا۔ پھر ایک دن وہ باہر آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہنے لگا کہ میں نے تم سے اپنے ہاتھوں پر بیعت لی ہے مگر اس لئے نہیں کہ میں اپنے آپ کو تم سے بیعت لینے کا اہل سمجھتا ہوں بلکہ اس لئے کہ میں چاہتا تھا کہ تم میں تفرقہ پیدا نہ ہو اور اُس وقت سے لیکر اب تک میں گھر میں یہی سوچتا رہا کہ اگر تم میں کوئی شخص لوگوں سے بیعت لینے کا اہل ہو تو میں یہ امارت اُس کے سپرد کر دوں اور خود بری الذمہ ہو جاؤں مگر باوجود بہت غور کرنے کے مجھے تم میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آیا اس لئے اے لوگو! یہ اچھی طرح سن لو کہ میں اِس منصب کے اہل نہیں ہوں اور میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میرا باپ اور میرا دادا بھی اِس منصب کے اہل نہیں تھے۔ میرا

باپ حسینؓ سے درجہ میں بہت کم تھا اور اس کا باپ حسنؓ حسینؓ کے باپ سے کم درجہ رکھتا تھا۔علیؓ اپنے وقت میں خلافت کا حقدار تھا اور اس کے بعد بہ نسبت میرے دادا اور باپ کے حسنؓ اور حسینؓ خلافت کے زیادہ حقدار تھے اس لئے میں اس امارت سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ (تاریخ الکامل لابن اثیر جلد 4 مطبوعہ بیروت 1965ء ص 130)

اب یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے کہ جس کی چاہو بیعت کر لو۔اس کی ماں اُس وقت پردہ کے پیچھے اُس کی تقریر سن رہی تھی جب اُس نے اپنے بیٹے کے یہ الفاظ سنے تو بڑے غصہ سے کہنے لگی کہ کمبخت !تو نے اپنے خاندان کی ناک کاٹ دی ہے اور اس کی تمام عزت خاک میں ملا دی ہے۔وہ کہنے لگا جو سچی بات تھی وہ میں نے کہہ دی ہے اب آپ کی جو مرضی ہو مجھے کہیں۔چنانچہ اس کے بعد وہ اپنے گھر میں بیٹھ گیا اور تھوڑے ہی دن گزرنے کے بعد وفات پا گیا۔یہ کتنی زبردست شہادت اس بات کی ہے کہ یزید کی خلافت پر دوسرے لوگوں کی رضا تو الگ رہی خود اس کا اپنا بیٹا بھی متفق نہ تھا۔یہ نہیں کہ بیٹے نے کسی لالچ کی وجہ سے ایسا کیا ہو۔یہ بھی نہیں کہ اس نے کسی مخالفت کے ڈر سے ایسا کیا ہو بلکہ اس نے اپنے دل میں سنجیدگی کے ساتھ غور اور فکر کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ میرے دادا سے علیؓ کا حق زیادہ تھا اور میرے باپ سے حسنؓ حسینؓ کا۔اور میں اس بوجھ کو اُٹھانے کیلئے تیار نہیں ہوں۔پس معاویہؓ کا یزید کو مقرر کرنا کوئی انتخاب نہیں کہلا سکتا''

(خلافت راشدہ تقریر فرمودہ 28/29 دسمبر 1939ء بر موقع [خلافت جوبلی] جلسہ سالانہ قادیان) بحوالہ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جلد دوم ص 176-177)

زندہ حضرت امام حسینؓ ہیں یزید نہیں:''میں کہتا ہوں کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہو تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دیئے جاؤ تم سچائی کو نہیں چھوڑو گے اور اگر تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو اس عہد کی پابندی نہیں کر سکتا اور یہ جرأت اپنے اندر نہیں رکھتا کہ چاہے وہ پھانسی پر لٹکا دیا جائے سچائی کو نہ چھوڑے تو میں اس سے کہوں گا کہ اگر وہ کوئی اور قربانی نہیں کر سکتا تو یہی قربانی کرے کہ ہم سے الگ ہو جائے ہم اس کو بھی اس کا احسان سمجھیں گے کیونکہ وہ شخص جو سلسلہ میں رہتے ہوئے مداہنت سے کام لیتا ہے وہ نہ صرف سلسلہ کو بدنام کرتا ہے بلکہ دین حق کی فتح کو بھی پیچھے ڈالتا ہے تمہارے سامنے آج سے سینکڑوں سال قبل کا ایک نظارہ ہے حضرت امام حسینؓ نے یزید کے سامنے جان دی کیا تم سمجھ سکتے ہو کہ حضرت امام حسینؓ اپنی جان نہیں بچا سکتے تھے اگر وہ چاہتے تو مداہنت سے کام لے کر اپنی جان بچا سکتے تھے لیکن انہوں نے مداہنت سے کام نہ لیا بلکہ اپنی جان قربان کر دی مگر باوجود اس کے زندہ حضرت امام حسینؓ ہی ہیں، یزید نہیں۔یزید پر ہر منٹ موت آ رہی ہے میں نے ابھی اس کا نام لیا تو میرا دل اس کے اعمال کے متعلق نفرت و حقارت سے بھر گیا تم نے سنا تو تمہارے دل میں بھی نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہوئے لیکن جب میں نے حضرت امام حسینؓ کا نام لیا تو میرا دل ان کی عزت و عظمت اور محبت سے بھر گیا اور جب تم نے سنا تو تمہارے دل میں بھی ان کے متعلق عزت و عظمت اور محبت کی لہر دوڑ گئی ہو گی تو جو شخص سچائی کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے وہ نہیں مرتا پس تم دشمن کا سچائی سے مقابلہ کرو چاہے تمہاری ساری جائیدادیں چھین لی جائیں چاہے تم کو جھوٹے مقدمات میں مبتلا کر کے پکڑوا دیا جائے اور چاہے جھوٹی گواہیاں

دے کر تمہیں قید کرا دیا جائے تم ہمیشہ سچ بولو اور کبھی جھوٹ کے قریب مت جاؤ“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جون 1935ء از الفضل 24 جون 1935ء از خطبات محمود 1935)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”پس حضرت امام حسینؓ نے جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ وہ سرداران بہشت میں سے ہیں، ہمیں صبر اور استقامت کا سبق دے کر ہمیں جنت کے راستے دکھا دیئے۔ ان دنوں میں یعنی محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر اور استقامت کی ہر احمدی دعا کرے، وہاں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے رَبِّ کُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں یہ دعا محفوظ رہنے کے لئے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ درود شریف پڑھنے کے لئے میں...... پہلے بھی کہتا رہتا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 2012ء)

فرمایا: ”پس یہ وہ حقیقی طریق ہے جس پر ہر (مومن) کے لئے چلنا ضروری ہے کہ ہر بزرگ کے مقام کو پہچان کر اس کی عزت کریں، اس کا احترام کریں۔ آپس کے جھگڑوں اور فسادوں اور قتل و غارت گری کو ختم کریں...... اللہ تعالیٰ امت پر رحم کرے اور ان کو ایک ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 2012ء)

خطبات سے تربیت میں یک رنگی آئے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفۂ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جارہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفۂ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی ......ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے“

(خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 470، 471)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان)

مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب

والدین سے حسن سلوک

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا ۔ وَ اخۡفِضۡ لَہُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَۃِ وَ قُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡہُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا ۔ (بنی اسرآئیل: 24،25) ترجمہ: اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کردیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اللہ تعالیٰ نے والدین سے حسن سلوک کے بارہ میں بڑی تاکید فرمائی ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکیں۔ یا شرک کی تعلیم دیں۔ اس کے علاوہ ہر بات میں ان کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور یہ حکم اس لئے ہے کہ جو خدمت انہوں نے بچپن میں ہماری کی ہے اس کا بدلہ تو ہم نہیں اتار سکتے۔ اس لئے یہ حکم ہے کہ ان کی خدمت۔ کے ساتھ ساتھ ان کے لئے دعا بھی کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور بڑھاپے کی اس عمر میں بھی ان کو ہماری طرف سے کسی قسم کا کبھی کوئی دکھ نہ پہنچے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدمت اور دعا کے باوجود یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ان کی بہت خدمت کر لی اور ان کا حق ادا ہوگیا۔ اس کے باوجود بچے جو ہیں اس قابل نہیں کہ والدین کا وہ احسان اتار سکیں جو انہوں نے بچپن میں ان پر کیا۔

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تیری ماں۔ پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اس کے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری۔ کتاب الادب۔ باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ رب کی رضا باپ کی رضامندی میں ہے، اور رب کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (الادب المفرد للبخاری۔ باب قولہ تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے ماں باپ سے اس طرح بدسلوکی کرتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں...... جیسا کہ فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (کشتی نوح،...... جلد 19 صفحہ 19)

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ حضرت ابو اسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ! والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کے لئے کرسکوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

(ابوداؤد۔ کتاب الادب)

تو یہ ہے ماں باپ سے حسن سلوک کہ زندگی میں تو جو کرنا ہے وہ تو کرنا ہی ہے، مرنے کے بعد بھی ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے مغفرت طلب کرو اور اس کے علاوہ ان کے وعدوں کو بھی پورا کرو، ان کے قرضوں کو بھی اتارو۔

پھر ایک روایت ہے آنحضرت ﷺ کی رضاعی والدہ حلیمہ مکہ آئیں اور حضور سے مل کر قحط اور مویشیوں کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ سے مشورہ کیا اور رضاعی ماں کو چالیس بکریاں اور ایک اونٹ مال سے لدا ہوا دیا۔

(طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 113 مطبوعہ بیروت 1960)

اب خدمت صرف حقیقی والدین کی نہیں ہے بلکہ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ تو یہ ہے کہ اپنی رضاعی والدہ کی بھی ضرورت کے وقت زیادہ سے زیادہ خدمت کرنی ہے۔ اور اس کوشش میں لگے رہنا ہے کہ کسی طرح میں حق ادا کروں۔

پھر ایک روایت ہے حضرت ابو طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضورؐ اس قدر عزت افزائی فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آنحضور ﷺ کی رضاعی والدہ ہیں۔ (ابوداؤد۔ کتاب الادب۔ باب فی برالوالدین)

ایک بار حضورؐ تشریف فرما تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ حضورؐ نے ان کے لئے چادر کا ایک پلو بچھا دیا۔ پھر آپ کی رضاعی ماں آئیں تو آپؐ نے دوسرا پلو بچھا دیا۔ پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھالیا۔ (سنن ابوداؤد کتاب الادب باب برالوالدین)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اسکا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

(مسند احمد۔ جلد 3۔ صفحہ نمبر 622۔ مطبوعہ بیروت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا (الدھر:9) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کرکے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں

رہتے۔اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کرسکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے۔پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا" (ملفوظات جلد سوم۔صفحہ نمبر 599 الحکم 10/مارچ 1904ء)

ملفوظات میں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ظہر کے وقت ایک نووارد صاحب سے ملاقات کی اور ان کو تاکید سے فرمایا کہ وہ اپنے والد کے حق میں جو سخت مخالف ہیں دعا کیا کریں انہوں نے عرض کی کہ حضور میں دعا کیا کرتا ہوں اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے ہمیشہ لکھا کرتا ہوں حضرت اقدس نے فرمایا کہ۔

"توجہ سے دعا کرو باپ کی دعا بیٹے کے واسطے اور بیٹے کی دعا باپ کے واسطے قبول ہوا کرتی ہے اگر آپ بھی توجہ سے دعا کریں تو اس وقت ہماری دعا کا بھی اثر ہوگا" (ملفوظات جلد دوم صفحہ نمبر 502 البدر 21/نومبر 1902ء)

ایک اور دوست کو ان کے والد کے متعلق نصیحت فرمائی کہ:

"ان کے حق میں دعا کیا کرو ہر طرح اور حتی الوسع والدین کی دلجوئی کرنی چاہئے اور ان کو پہلے سے ہزار چند زیادہ اخلاق اور اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر (۔) کی صداقت کا قائل کرو۔اخلاق نمونہ ایسا معجزہ ہے کہ جس کی دوسرے معجزے برابری نہیں کرسکتے سچے (۔) کا یہ معیار ہے کہ اس سے انسان اعلیٰ درجے کے اخلاق پر ہوجاتا ہے اور وہ ایک ممیز شخص ہوتا ہے شاید خدا تعالیٰ تمہارے ذریعہ ان کے دل میں (۔) کی محبت ڈال دے۔(۔) والدین کی خدمت سے نہیں روکتا۔دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔دل وجاں سے ان کی خدمت بجالاؤ"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 294 البدر 14/نومبر 1902ء)

پھر فرمایا کہ: صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی بعض ایسے مشکلات آگئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہوگئی تھی۔بہرحال تم اپنی طرف سے ان کی خیریت اور خبرگیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو جب کوئی موقع ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔تمہاری نیت کا ثواب تم کو مل رہے گا۔اگر محض دین کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنے کے واسطے والدین سے الگ ہونا پڑا ہے تو یہ ایک مجبوری ہے۔اصلاح کو مدنظر رکھو اور نیت کی صحت کا لحاظ رکھو اور ان کے حق میں دعا کرتے رہو۔یہ معاملہ کوئی آج نیا نہیں پیش آیا حضرت ابراہیمؑ کو بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا تھا۔بہرحال خدا کا حق مقدم ہے۔پس خدا کو مقدم کرو اور اپنی طرف سے والدین کے حقوق ادا کرنے کی کوشش میں لگے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرتے رہو اور صحت نیت کا خیال رکھو۔

(الحکم جلد 2 نمبر 16۔مورخہ 2/مارچ 1908ء صفحہ 4۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 60، 61)

ایک اور موقع پر فرمایا:

"والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے۔حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور

اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں۔جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی" (ملفوظات جلد چہارم۔صفحہ نمبر 289، 290 بدر یکم جون 1905ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے یا ایم اے کرایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔آجکل ڈپٹی ہونا کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بھی بڑی بات تھی۔اُس کے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے میں بھی اُس سے مل آؤں۔چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اُس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔باتیں ہوتی رہیں کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا اور اُس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون آ بیٹھا ہے۔ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ جل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔جناب میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں"۔(حضرت مصلح موعود یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ)۔''ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بہت لعن طعن کی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو ہم اُن کی مناسب تعظیم و تکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے جی چراتے ہیں تا کہ اُن کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔گویا ماں باپ کا نام روشن کرنا تو الگ رہا اُن کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں اور سوائے ان لوگوں کے جو اس نقطۂ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ والدین کی عزت کرو۔دنیاداروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔اسی طرح بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبرگیری ترک کر دیتے ہیں اور جب پوچھا جاتا ہے تو اُن کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے اور میری بیوی سے اُن کی بنتی نہیں"۔(حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ)''یہ کوئی بات نہیں ہے کیونکہ ماں کا بھی بہرحال ایک مقام ہے۔پس اس خطرناک نقص کو دور کرو اور اپنے والدین کی خدمت بجا لاؤ۔ورنہ تم اس جنت سے محروم ہو جاؤ گے۔جو تمہارے ماں باپ کے قدموں کے نیچے رکھی گئی ہے" (تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 593۔خطبات مسرور جلد 2 صفحہ نمبر 56-54)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم والدین کی خدمت کرنے والے اور ان سے حسن سلوک کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنی رضا کی راہوں پر ہمیں چلائے۔

مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب

میرے نانا محترم چوہدری غلام حسین چٹھہ صاحب مرحوم

آپ 1888ء کے لگ بھگ محترم چوہدری محمود خان چٹھہ آف موہلنکی تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ تقریباً پندرہ سولہ سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم کے بعد میانوالی میں محکمہ مال میں پٹواری تعینات ہوئے۔ آسودہ حال زمیندارہ خاندان سے تعلق تھا۔ فطرتاً انتہائی نیک طبع، شریف النفس اور دیانتدار واقع ہوئے تھے۔

قبولِ احمدیت: محترم نانا جی مرحوم نے مجھے خود یہ قبولِ احمدیت کی ایمان افروز داستان سنائی۔ آپ نے بتایا کہ یہ غالباً 1903ء یا 1904ء کا زمانہ تھا۔ جب میں میانوالی میں بطور پٹواری کام کر رہا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد ابن حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے افسر اعلیٰ تھے۔ غالباً افسر آبادی یا افسر مال کے عہدہ پر آپ فائز تھے۔ ایک دن یوں ہوا کہ ایک دیہاتی زمیندار میرے دفتر میں آ کر مجھے کہنے لگا۔ ''پٹواری جی! میری زمین کی مسل یعنی فائل (File) مجھے نکال دیں۔ میں آپ کو پچاس روپیہ دوں گا'' محترم نانا جی مرحوم کی بطور پٹواری اس زمانہ میں معمولی تنخواہ ہوا کرتی تھی اور یہ رقم اس زمانہ میں ایک خطیر رقم تھی۔ لیکن نانا جی نے اُسے صاف صاف کہہ دیا ''میں نے کسی قسم کے پیسے یا ناجائز معاوضہ ہرگز نہیں لینا۔ آج مَیں صاحب بہادر (مرزا سلطان احمد) کا کام کر رہا ہوں فارغ نہیں ہوں۔ تم کل آنا۔ مَیں تمہاری مسل نکال دوں گا'' ساتھ والے کمرہ میں مرزا سلطان احمد نے بھی اتفاقاً یہ گفتگو سن لی اور وہ بھی اس ٹوہ میں رہے کہ آیا یہ نوجوان پٹواری پیسے لیتا ہے یا نہیں؟

چنانچہ وہ شخص اگلے روز آیا تو آپ نے اُسے مطلوبہ مسل نکال کر دے دی۔ اُس نے پیسے دینے چاہے تو آپ نے جواب دیا ''خبردار! جو پیسے دینے کی کوشش کی ورنہ میں آپ کو مسل نہیں دوں گا اور صاحب بہادر سے آپ کی شکایت بھی کر دوں گا'' وہ شخص اپنی مسل لے کر باہر جا رہا تھا تو صاحب بہادر مرزا سلطان احمد صاحب نے اُسے آواز دے کر بلایا تو وہ فوراً ان کے پاس حاضر ہو گیا۔ آپ نے اس سے پوچھا ''سچ سچ بتاؤ کتنے پیسے تم نے پٹواری کو دیئے ہیں؟'' اِس پر وہ بولا ''سچ عرض کروں؟'' آپ نے فرمایا ''ہاں سچ بتاؤ'' تو اس نے عرض کیا ''میں اسے پچاس روپیہ دینے کی پیشکش کر رہا تھا لیکن اس نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں نے ہرگز کوئی پیسے ویسے نہیں لینے اور یہ کہ تمہاری صاحب بہادر کے پاس شکایت کر دوں گا۔ یہ بات سن کر صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے دماغ میں نانا جی مرحوم کی دیانت داری کا بہت خوشگوار اثر ہوا۔

میرے نانا جی محترم چوہدری غلام حسین مرحوم نے مجھے مزید بتایا کہ اِس کے بعد مرزا سلطان احمد صاحب مجھ سے بڑی شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ جو نئی کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تصنیف فرماتے تھے اس کا ایک نسخہ حضورؑ اپنے صاحبزادہ کو بھی بھجوایا کرتے تھے۔ تو صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب وہ کتاب مجھے اور میرے ایک ساتھی پٹواری کو بھی مطالعہ کرنے کا ارشاد فرماتے۔ ہم وہ کتاب بڑے شوق سے پڑھتے کیونکہ صاحبزادہ صاحب کا سلوک

ہمارے ساتھ انتہائی پیار وشفقت کا تھا۔اور جو بات ہمیں اُس کتاب میں سمجھ نہ آتی تو ہم صاحبزادہ صاحب سے اس پر روشنی ڈالنے کیلئے عرض کرتے۔آپ ہمیں وہ بات اچھی طرح سے سمجھا دیتے۔رفتہ رفتہ ہمیں احمدیت کا تعارف محترم صاحبزادہ صاحب کے ذریعہ ہوتا چلا گیا اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ہم پر احمدیت کی سچائی آشکار ہو گئی اور ہم دونوں نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف پایا۔الحمدللہ

اسی دوران محترم نانا جی کے والد ماجد چوہدری محمود خان چٹھہ صاحب کا انتقال ہو گیا تو آپ نے ملازمت سے اپنا استعفاء صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا۔صاحبزادہ صاحب نے استعفاء دینے کا نانا جی سے سبب پوچھا تو نانا جی نے عرض کیا کہ میرے والد صاحب وفات پا گئے ہیں اور میں ان کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ہماری زمین ماشاءاللہ کافی ہے اس کی دیکھ بھال کے لئے مجھے اب اپنے گاؤں واپس جانا ہے اس لئے میں اب مزید ملازمت نہیں کرنا چاہتا۔صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب نے فرمایا آپ استعفاء نہ دیں،D.C گوجرانوالہ میرا دوست ہے اور اس نے اپنا ایک ذاتی کام میرے ذمہ لگایا ہوا ہے اس لئے میں آپ کو ایک رقعہ لکھ دیتا ہوں آپ D.C گوجرانوالہ کو میرا یہ رقعہ دیدیں۔اُس رقعہ میں آپ نے D.C گوجرانوالہ کو لکھا کہ یہ شخص (یعنی میرے نانا جی مرحوم) میرا ذاتی دوست ہے اسے آپ ضلع گوجرانوالہ میں کسی جگہ بطور پٹواری adjust کر دیں۔جب اس کا خط مجھے آئے گا کہ میں اپنے ضلع میں Adjust ہو گیا ہوں تب میں آپ کا کام سرانجام دوں گا۔ماشاءاللہ کیا ہی پیار اور مشفقانہ سلوک تھا حضرت صاحبزادہ صاحب کا اپنے ایک ماتحت دوست سے!

چنانچہ D.C گوجرانوالہ نے آپ کو فوراً ضلع گوجرانوالہ کے ایک مشہور گاؤں (حضرت) گیلیاں والا (جو کہ ایک سجادہ نشین کی گدی ہے) میں متعین کر دیا۔اسی گاؤں میں میری والدہ محترمہ کی 11-1910ء میں ولادت ہوئی۔وہاں آپ کا (یعنی نانا جی کا) کئی لوگوں کے ساتھ احمدیت کی صداقت کے بارے میں بحث مباحثہ ہوتا رہا۔مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا۔بہر حال آپ نے ہر موقع پر ڈٹ کر مقابلہ کیا اور زبردست دلائل سے سب مخالفوں کو لاجواب کر دیا۔1908ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری سفر پر لاہور تشریف لائے تو نانا جی اور ساتھی دوسرے پٹواری نے دستی بیعت کا شرف حاصل کرنے کیلئے لاہور جانے کا ارادہ کیا لیکن قدرت کو منظور نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کی اطلاع آگئی۔اس لئے افسوس ہے نانا جی دستی بیعت نہ کر سکے۔گو نانا جی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک حضور کے سفر جہلم یا سیالکوٹ کے موقع پر غالباً 1904ء میں وزیر آباد اسٹیشن پر دیکھا ہوا تھا لیکن اس وقت بیعت ابھی نہیں کی تھی اس لئے رفیق نہ بن سکے جس کا انہیں عمر بھر افسوس رہا کہ اس سعادتِ عظمٰی سے محروم رہ گئے۔بہر حال اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

میرا بچپن اپنی بڑی ہمشیرہ محترمہ امۃ القیوم مرحومہ (اہلیہ محترم چوہدری عبدالقدیر مرحوم درویش قادیان) کے ہمراہ اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ زیادہ تر اپنے ننھیال میں ہی گزرا تھا لیکن مجھے اپنے نانا مرحوم کو زیادہ قریب سے دیکھنے کا موقع اس وقت ملا جب ایک دفعہ آپ ہمارے گاؤں چک نمبر 35 جنوبی ضلع سرگودھا ملنے کیلئے ہمارے پاس تشریف لائے۔یہ 45-1944ء کی بات ہے۔میں چھٹی یا ساتویں جماعت کا طالب علم تھا اور موسم گرما کی تعطیلات کے ایام تھے۔واپسی پر میرے نانا مرحوم مجھے بھی ساتھ موہلنکی لے گئے۔میری نانی مرحومہ وفات پا چکی تھیں۔گاؤں میں میرے دونوں ماموں اپنے

اپنے گھروں میں الگ الگ رہتے تھے اور نانا جی مرحوم کا اپنا الگ آبائی گھر تھا۔ وہاں اکیلے مطالعہ کتب وغیرہ میں مصروف رہتے تھے۔ کھانا پکا پکایا ماموں بھیج دیا کرتے تھے۔ نانا جی گورے چٹے سرخ و سفید رنگ، دراز قامت لیکن دبلے پتلے انتہائی صفائی پسند تھے۔ بستر، کپڑے، لباس وغیرہ۔ میز پر قلم دوات کتابیں ہر چیز صاف ستھری اور انتہائی قرینے سے رکھی ہوئی ہوتی تھی۔ انتہائی خوشنویس صاف ستھری لکھائی۔ سفید ریش اور سر پر سفید صاف ستھری پگڑی پہنا کرتے تھے۔ نانا جی پاک و ہند پارٹیشن سے ایک دو ماہ قبل 1947ء میں جب کہ فسادات شروع ہو چکے تھے۔ وفات پا گئے۔ ملکی ناساعد حالات کی وجہ سے قادیان تابوت نہ لے جایا جا سکا۔ اس لئے موہلنکی ہی میں تدفین ہوئی۔ البتہ بہشتی مقبرہ قادیان میں ان کا یادگاری کتبہ لگا دیا گیا جو کہ اب تک موجود ہے۔ آپ کے دو بیٹے چوہدری سردار خان چٹھہ اور چوہدری محمد خاں چٹھہ اور ایک بیٹی (خاکسار کی والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ) ہیں۔ چھوٹے ماموں محمد خاں صاحب تو جوانی میں ہی وفات پا گئے، بڑے ماموں سردار خان صاحب نے اسّی سال سے زیادہ عمر پا کر وفات پائی اور ربوہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔ وہ بھی عیسائیت کے زبردست مناظر تھے۔ ان کے اکثر عیسائی پادریوں سے مناظرے ہوئے۔ سب عیسائی میدان چھوڑ کر بھاگ جایا کرتے تھے کہ سردار خاں کا مقابلہ ہم نہیں کر سکتے۔ میری والدہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ ستمبر 2014ء کو وفات پا گئیں۔ انہیں قرآن کریم کے بارہ تیرہ پارے زبانی حفظ تھے۔ 1924ء میں شادی کے موقع پر جہیز میں نانا جی نے انہیں اُس وقت کا مروّجہ ترجمہ شاہ رفیع الدین مرحوم تحفۃً دیا تھا جو انہیں ازبر یاد تھا۔ کوئی آیت پڑھ دیں وہ آپ کو اُس کا ترجمہ شاہ صاحب والا فوراً سنا دیا کرتی تھیں۔ نانا جی نے انہیں پڑھنا سکھایا۔ چنانچہ وہ ہر قسم کا اردو خط خواہ شکستہ ہو پڑھ لیتی تھیں۔ اخبار الفضل باقاعدہ پڑھا کرتی تھیں۔ قرآن کریم دو تین سیپارے روزانہ پڑھتی تھیں۔ ذکر الٰہی، درود شریف، استغفار بکثرت کرتی تھیں۔ قصیدہ عربی یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ کے ستّر اشعار انہیں زبانی یاد تھے۔ انہی بابرکت مشاغل کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کی عمر و صحت میں برکت دی۔ خود واکر Walker کی مدد سے چلا کرتی تھیں۔ البتہ اونچا سنتی تھیں۔ اس لئے ہم لکھ کر ان سے بات کرتے تھے۔ کہتی ہیں کہ پڑھنا سیکھنے کے بعد جب نانا جی انہیں لکھنا سکھانے لگے تو نانی جی (اُن کی والدہ) کہنے لگیں "پڑھنا سیکھ گئی ہے۔ یہ کافی ہے۔ ہمارا خط پڑھ کر ہمارے حالات سے یہ آگاہ ہو جایا کرے گی۔ سسرال میں بعض دفعہ نامناسب باتیں گھروں میں ہو جایا کرتی ہیں۔ یہ ہمیں سسرال کے حالات نہ لکھ سکے گی۔ اس لئے اسے لکھنا ہرگز نہیں سکھانا۔ اس لئے محترمہ والدہ خود لکھ نہیں سکتیں تھیں۔ حافظہ ماشاء اللہ بہت خوب تھا ہم سب بچوں کی تاریخ پیدائش اور دن ان کو زبانی یاد تھا۔ مثلاً میری پیدائش کے متعلق انہوں نے بتایا کہ 21 نومبر 1931ء بروز ہفتہ ہوئی تھی۔ دیسی مہینہ مگھر تھا۔ چنانچہ تقویم کے حساب سے میں نے دیکھا تو واقعی 21/نومبر کو ہفتہ کا دن تھا۔

نانا جی فرمایا کرتے تھے میرے پاس جماعتی کتب و رسائل اور غیر احمدیوں کی کتب کی اتنی قیمتی لائبریری ہے کہ لوگوں کی جائیدادیں اس سے کم قیمت کی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مکمل پہلا ایڈیشن، قرآن کریم کے کئی تراجم، اخبار "الفضل" کا شروع اشاعت سے مکمل سیٹ، ریویو آف ریلیجنز اردو کا 1902ء سے مکمل سیٹ وغیرہ سب ان کے پاس موجود تھے اور انتہائی ترتیب سے الماریوں میں رکھے ہوئے میں نے خود دیکھے ہیں۔ میں چونکہ ابھی نوعمر تھا اس لئے مجھے خود ان کی تفصیل بتایا کرتے تھے۔ اِن نایاب رسائل و اخباراتِ سلسلہ احمدیہ کا ایک حصہ جامعہ احمدیہ ربوہ کی لائبریری کو

ان کے ایک پوتے نے تحفۃً دیدیا تھا۔عاشقِ قرآن تھے۔اسی طرح اخبار الحکم، البدر اور الفاروق کے بھی فائل ان کے پاس تھے۔میں جب ان کے پاس ٹھہرا تو چند یوم مجھ سے سادہ قرآن کریم صبح نماز فجر کے بعد سنا کرتے تھے۔چند دن کے بعد انہیں اندازہ ہوگیا کہ مَیں قرآن کریم ناظرہ صحیح پڑھتا ہوں۔تو انہوں نے مجھے پہلے پارہ کا لفظی الگ الگ ترجمہ Split translationدیا کہ یہ ترجمہ خود غور سے پڑھو اور سیکھو۔جو اس طرح کا تھا:

بسم　　　　اللّٰہ　　　　الرحمٰن　　　　الرحیم

ب　　　　اسم　　　　اللّٰہ　　　　الرحمان　　　　الرحیم

ساتھ نام اللّٰہ بن مانگے دینے والا محنت کا سچا بدلہ دینے والا

اور پھر نیچے پوری آیت کا رواں ترجمہ لکھا ہوا تھا۔چنانچہ مجھے اُن چھٹیوں میں بفضلہٖ تعالیٰ پہلے پارہ کا مکمل ترجمہ اچھی طرح سے یاد ہوگیا۔اس طرح ابتداء سے ہی مجھے باقی قرآن کریم کا ترجمہ بھی آسان معلوم ہونے لگا اور عربی زبان سیکھنے کا شوق اس سے میرے دل میں پیدا ہوگیا۔اور یہی شوق مجھے مدرسہ احمدیہ قادیان لے گیا۔یہ مئی، جون 1946ء کی بات ہے کہ میں اکیلا سرگودہا سٹیشن سے ماڑی انڈس ٹرین کے ذریعہ لاہور، اور پھر وہاں سے ٹرین بدل کر امرتسر اور پھر بٹالہ سے تیسری ٹرین کے ذریعہ قادیان جایا کرتا تھا۔پھر ہجرت کے بعد چنیوٹ اور پھر احمد نگر مدرسہ احمدیہ (جو کہ اب جامعہ احمدیہ کہلانے لگا تھا) منتقل ہوا۔چنانچہ 1952ء کو احمد نگر سے ہی مَیں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔میں اور نانا جی اکٹھے رہتے تھے۔وہ باقاعدہ مجھے ساتھ بیت الذکر لے کر جاتے جو کہ اُس وقت موہلنکی کے مغرب میں قریب ہی باہر کھیتوں میں واقع تھی۔مجھے باقاعدہ وفاتِ مسیح اور جماعت کے دوسرے عقائد کے بارے میں قرآن کریم سے دلائل وحوالہ جات بتایا کرتے تھے۔نانا جان مرحوم کی سب اولاد در اولاد کچھ موہلنکی میں ہے اور باقی مختلف ملکوں میں پھیل گئی ہے۔سب آسودہ حال احمدیت اور خلافت احمدیہ کے شیدائی ہیں۔الحمدللہ۔اُن کے پوتے چوہدری عبدالقدیر چٹھہ مرحوم 1947ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے خاص سفارش کروا کے بڑی کوشش کر کے حفاظت مرکز قادیان کیلئے عین جوانی میں قادیان گئے اور پھر وہیں کے ہو کے رہ گئے۔تین سال تک وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان بھی رہے۔حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد مرحوم کے دستِ راست تھے۔قادیان میں آپ کی عدم موجودگی میں قائمقام امیر مقامی بھی رہے۔بڑے سوشل تھے، معزز غیر مسلم احباب سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے میں بڑے ماہر تھے۔آجکل ان کا بیٹا عزیزم عبدالواسع نائب ناظر امور عامہ قادیان بھی اپنے والد مرحوم کی طرح سوشل تعلقات رکھنے والا ہے اور قادیان میں ایک حلقہ کا کونسلر منتخب ہو کر جماعتی خدمات بجالا رہا ہے۔بھائی عبدالقدیر مرحوم کی ایک بیٹی امۃ الرشید امریکہ میں بیاہی ہوئی ہے ان کے میاں کا نام سلیم احمد چیمہ ابن چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ آف کراچی ہے۔دونوں میاں بیوی نیویارک کے حلقہ (Bronx) برانکس میں نمایاں دینی خدمات بجالا رہے ہیں یہ سب برکات وافضال محترم نانا جی مرحوم اور آپ کی اولاد در اولاد پر محض احمدیت اور خلافتِ احمدیت کے ساتھ وابستہ ہو جانے کے فیوض کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے۔اللہ سب اولاد در اولاد نانا جی مرحوم کو اپنے وافر افضال و برکات سے نوازتا رہے۔آمین

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

پاک محبان لاہور کی قربانیاں

خاکسار کا 1990ء میں سیرالیون سے واپسی پر لاہور دارالذکر بطور مربی تقرر ہوا اور 1998ء تک آٹھ سال سے زائد عرصہ تک وہاں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی دوران مربی ضلع کا نظام بھی متعارف ہوا اور بحیثیت مربی ضلع لاہور بھر میں دورے کر کے احباب جماعت لاہور سے رابطے کرنے اور میل ملاقات کی توفیق ملتی رہی۔ نہایت اخلاص سے خدمت کرنے والی جماعت لاہور کے افراد کو ہر وقت، وقت کی قربانی کرنے والے، عزت کی قربانی کرنے والے، اموال کی قربانی کرنے والے اور جانوں کی قربانی کرنے والے پایا، ہر چھوٹے بڑے کو مستعد پایا فوراً سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہتے ہوئے وفاداروں اور وفاشعاروں کا ثبوت دیا۔

دارالذکر لاہور کی مرکزی بیت ہے اس لئے وہاں لاہور کے تمام احمدی احباب کا رابطہ رہتا۔ میٹنگز ہوتیں، اجتماعات ہوتے۔ دیگر پروگرامز منعقد ہوتے اور ماڈل ٹاؤن میں بھی بڑا سنٹر ہونے کی وجہ سے فنکشنز ہوتے رہے۔ درجنوں خطبات دیئے۔ دوران قیام لاہور ہر فرد جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کا مصداق پایا کہ لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ لاہور میں ہمارے پاک محبّ ہیں۔ (تذکرہ صفحہ 328) اور اگر کسی معاملہ فہمی میں معمولی سا بھی مشکل کا سامنا بھی کرنا پڑا تو دینی تعلیم کی روشنی میں، صحابہ رسولؐ کے واقعات سُنا کر، لاہور کی اہمیت سامنے رکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے لاہور قیام کے دوران کی نصائح جب بتلائی جاتیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ”پر مٹی نظیف کے ہیں“ یا نظیف مٹی کے ہیں (تذکرہ صفحہ 328) کا مصداق پایا۔

انہی الہامات کے مصداق کچھ مخلص لوگ 28 مئی 2010ء کو عملی طور پر اللہ، اس کے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خلافت سے وفاداری کرتے ہوئے دہشت گردوں کی ظالمانہ اور سفاکانہ گولیوں کا نشانہ بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو کر اپنے اخلاص پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ سو سے زائد افراد نے زخمی ہو کر اپنے خون سے دین حق اور احمدیت کے کھیت کی آبیاری کی۔ ہاں کچھ غازی ٹھہرے جن کے ایمانوں کو اس واقعہ نے ایک جلا بخشی ہے۔ ہاں ہاں ان میں سے بہت سے یہ ارمان لے کر غازی بنے کہ کاش ہمارا شمار بھی شہیدوں میں سے ہوتا۔ یہ واقعہ جہاں ازدیاد ایمان کا موجب بنا وہاں بہت سے لوگوں کو یہ واقعہ شاعر بنا گیا۔ ان میں سے ایک غازی جو ماڈل ٹاؤن میں تھے نے مجھے بتلایا کہ ہم تو دہشت گرد کو پکڑنے کے لئے اس کی طرف لپک رہے تھے ہمیں بعض ڈیوٹی پر موجود خدام نے محفوظ جگہوں پر جانے کے لئے مجبور کیا تو ہم دہشت گردوں کی طرف پیٹھ کر کے محفوظ پناہ گاہوں کی طرف نہیں گئے بلکہ ان کی طرف سینہ کر کے گئے تا اگر گولی لگے تو سینہ پر ہی لگے ہم پیٹھ پر گولی کھانے والے نہ ہوں۔ اس حادثہ کے بعد مجھے ذاتی طور پر لاہور جا کر تمیں کے لگ بھگ شہداء کے گھروں میں تعزیت اور زخمیوں کے گھروں میں عیادت کرنے کا موقع ملا۔ کچھ سے فون پر حال احوال پوچھا۔ ایک جمعہ بھی اس واقعہ کے بعد دارالذکر میں پڑھنے کا موقع ملا۔ اتنے بڑے واقعہ کے بعد، ایک قیامت ٹوٹ جانے کے بعد بھی

زندگی اُسی طرح رواں دواں پائی جس طرح پہلے تھی بلکہ اس سے زیادہ جوان ہو کر۔ نئے جذبہ، ولولہ اور نئی امنگوں کے ساتھ، پہلے سے بڑھ کر قربانی کرنے کے جذبہ کے ساتھ، جمعہ کے روز مجھے کئی ایک شہداء کے بیٹوں سے ملنے کا موقع ملا۔ میرے پوچھنے پر کہ ابا کہاں شہید ہوئے۔ کہا یہیں جہاں میں کھڑا ہوں اور اللہ کے حضور حاضر ہو کر نماز پڑھی ہے۔ دارالذکر کے احاطہ میں داخل ہو کر ایک ایک قدم پر ان فدایان احمدیت کی قربانیاں یاد آنے لگیں۔

کوئی وہاں کھڑا کسی وقت نوافل میں یہ دعائیں کرتا سُنا گیا کہ اے اللہ! دین حق اور احمدیت کے نام کا بول بالا ہو۔ اس کی خاطر مجھے اور میری اولاد کو اہل ٹھہرا۔ اسی بیت الذکر میں میں نے یہ الفاظ کانوں میں پڑتے سُنے کہ دل کرتا ہے یہ اجلاس جلد ختم ہو اور ہم جا کر ان ہدایات پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو سنواریں جو ابھی اجلاس میں بیان ہوئیں۔ ہاں ہاں ان شہداء میں سے ایک شہید ایسا بھی تھا جو مجھے کہا کرتا تھا کہ میرے باپ نے دارالذکر کے قریب گھر بنا کر ہم پر بہت احسان کیا ہے۔ یہ ہی اللہ کا گھر ہے جس نے مجھے اپنے خالق حقیقی سے ملنے اور اس سے باتیں کرنے کے اسلوب سکھلائے ہیں۔ ان شہداء میں بہت سے ایسے تھے جو رمضان میں اپنے کام کاج کا حرج کر کے دارالذکر میں حاضر ہو کر اپنے روزوں میں چاشنی پیدا کرنے کے لئے خاکسار کی لائبریری سے رمضان کے بارے میں مسائل واحکام کا مطالعہ کرتے اور خاکسار سے بھی سوالات کرتے رہتے۔ ان شہداء میں اللہ کے لوگ ایسے غریب پرور بھی تھے جو آ کر کہتے کہ مربی صاحب! اگر کوئی غریب نادار طالب علم ہو تو ضرور نگاہ میں رکھیں۔ میں اُسے تعلیم دلوانا چاہتا ہوں۔ کوئی مستحق گھرانہ کی بچی کی شادی ہو (اس وقت تک مریم شادی فنڈ کا ابھی اجراء نہ ہوا تھا) تو ضرور بتلائیں خاکسار اعانت کرنا چاہتا ہے۔ ان شہید ہونے والے نوجوانوں میں ایسے بھی تھے جن کو اُن کی مائیں میرے قیام لاہور کے دوران قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کے لئے بھیجا کرتی تھیں۔ ان میں سے ایک تو دارالذکر کے ساتھ اتنا وابستہ تھا کہ اس کی ماں کہا کرتی تھی کہ میرے بیٹے کی شادی تو دارالذکر سے ہو چکی ہے۔ ایک شہید کے گھر بچوں کو تسلی دینے کے لئے خاکسار نے فون کیا اور کہا کہ میں خود بھی حاضر ہوں گا آپ کے ابا کے ساتھ تو بہت تعلقات تھے اور آپ کے ابا خاکسار سے بھی بلکہ ہر واقف زندگی سے بہت پیار کرتے تھے تو جواں سال بچی مجھے تسلی دیتے ہوئے کہنے لگی "اپنا خیال رکھیں"

ایک شہید نوجوان کی والدہ سے تعزیت کے لئے جب احباب اکٹھے ہوئے تو انہوں نے افسوس کے الفاظ پر ٹوک دیا کہ میرے سے افسوس نہ کریں۔ میں تو ایک شہید کی والدہ ٹھہری ہوں۔ شہید کی والدہ شہید کی بیوہ یا بہن بھائی ہونے کا شرف حاصل ہونے کے الفاظ تو قریباً قریباً ہر گھر سے سُننے کو ملے۔ بعض احمدی بہنوں نے اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ حضور نے دوران فون مجھے اپنی بہن، اپنی بیٹی کہہ کر پکارا ہے اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔ حضور انور کے فونز نے تو زخموں پر پھایا کا کام کیا۔ یہ وہ عظیم لوگ تھے جنہوں نے ایک روز قبل یعنی 27رمئی 2010ء کو اپنے اپنے حلقہ جات کی سطح پر ہونے والے خلافت کے اجلاس میں خلافت جوبلی کا عہد دوہرایا تھا اور اگلے ہی روز اس پر مہر صداقت ثبت کر گئے۔ اللہ تعالیٰ شہدائے لاہور کی مغفرت فرمائے۔ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے ان کے پسماندگان جنہوں نے عظیم الشان صبر، تحمل اور حوصلہ کا مظاہرہ فرمایا اجر عظیم عطا فرمائے ان کا خود حامی و ناصر ہو۔ زخمیوں کو محض اپنی جناب سے شفائے کاملہ عطا فرمائے اور جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

آئینہ عالم
ابن صدیق کے قلم سے

زندگی کا پیغام

جین مت بھارت کا ایک قدیم مذہب ہے۔اس سے وابستہ راہب (Monks) عملاً تارک الدنیا ہوتے ہیں۔ انتہائی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ان کی ایک مذہبی رسم سلے کھانہ (Sallekhana) کہلاتی ہے۔جس میں جین مت کا ایک پیرو کار مرنے کی نیت سے کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ایک راہب کی مذہبی زندگی کا یہ عروج ہوتا ہے۔ان کے نزدیک اس طرح انسان بالآخر جسم کی قید سے اپنی روح کو آزاد کروالیتا ہے۔صرف راھب ہی نہیں بلکہ سینکڑوں کی تعداد میں جین مت کے پیرو کار ہر سال اسی طرح اپنی زندگی کا خاتمہ کرتے ہیں۔

حقوق انسانی کے لیے کام کرنے والے بعض لوگ اس مذہبی رسم کو ایک سماجی برائی قرار دیتے ہیں۔ان کے نزدیک یہ خودکشی ہے۔چنانچہ بھارت میں راجستھان ہائی کورٹ نے اس مکتبہ فکر سے اتفاق کرتے ہوئے اس رسم کو خودکشی اور قانونی طور پر ایک فوجداری جرم قرار دیا ہے۔اس عدالتی حکم کے خلاف جین مت کے پیروکاروں نے احتجاجی مظاہرہ کیا ہے۔ان کا بیان ہے کہ خودکشی تو بے شک گناہ ہے مگر Sallekhana تو ایک مذہبی رسم ہے۔اس احتجاج کے بعد بھارتی سپریم کورٹ نے راجستھان ہائی کورٹ کے فیصلے کو تا حکم ثانی معطل کر دیا ہے۔سپریم کورٹ نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ اس معاملہ پر غور وفکر کے بعد فیصلہ کریں گے۔قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ اس قسم کا فیصلہ آنے میں کئی سال لگ سکتے ہیں۔

اس مذہبی فلسفہ کے تابع نہ جانے کتنے زمانوں سے اور کس قدر لوگ اپنی زندگی کا خاتمہ کر چکے ہیں۔مگر بہر حال عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اس قسم کی رسوم مذہبی تعلیمات میں بگاڑ کا نتیجہ ہیں جو انسانوں کا پیدا کردہ ہے۔اس کا سب سے عجیب پہلو یہ ہے کہ ایسے باطل نظریات اور اعمال باقاعدہ مذہبی رسوم کا حصہ بن جائیں۔اور اس حد تک بگاڑ کا باعث یہ ہے کہ ان مذاہب کی کتب کو بھی بگاڑ دیا گیا ہے۔آج قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جو ہر قسم کی انسانی دست برد سے محفوظ ہے۔اس لیے اگر دین حق میں کوئی بگاڑ پیدا بھی ہوتا ہے تو اس کی اصلاح قرآن کریم کی واضح اور دوٹوک تعلیم کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔لیکن اگر کتاب ہی محفوظ نہ ہو تو پھر امید کی کوئی کرن باقی نہیں رہتی اور انسان جہالت کے اندھیروں میں بھٹک بھٹک کر ہلاک ہو جاتے ہیں۔زیر نظر مسئلہ پر قرآن کریم کا موقف بڑا واضح اور دوٹوک ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (سورۃ البقرۃ آیت 196) گمراہی کے اندھیروں میں روشنی کا یہ پیغام چودہ صدیوں سے انسانوں کو زندگی کی طرف بلا رہا ہے۔اور کوئی بھی مذہبی تعلیم یا رسم اگر کسی بھی رنگ میں سراسر انسانی ہلاکت کا باعث بنتی ہے تو وہ قرآن کریم کی اس واضح تعلیم کے خلاف ہے۔

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

مطبوعہ کتاب اور برقی کتاب

ایک تقابلی جائزہ اور نئے رجحانات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وَ اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۔(التکویر: 11) ترجمہ: اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"درحقیقت اظہارِ دین اُسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ کُل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعتِ مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔ چنانچہ **اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولتیں میسر آئی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں**۔ ڈاکخانوں کے ذریعہ سے کل دنیا میں دعوت الی اللہ ہو سکتی ہے۔ اخباروں کے ذریعہ سے تمام دنیا کے حالات پر اطلاع ملتی ہے۔ ریلوں کے ذریعہ سفر آسان کر دیئے گئے ہیں۔ غرض جس قدر **آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں** اسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہارِ دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔ اس لئے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جو (۔) (المائدہ: 4) کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعتِ ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمامِ نعمت کا زمانہ ہے" (ملفوظات جلد 2 صفحہ 634، 635)

پرنٹنگ پریس کا پس منظر: پرانے زمانوں میں تحریر مخطوطوں کی شکل میں ہوتی تھی، پھر تھوڑی ترقی ہوئی اور ہاتھ سے لکھی ہوئی کتابیں شائع کی جانے لگیں۔ پھر پندرھویں صدی میں جرمنی کے **یوھن گٹنبرگ** نے پرنٹنگ مشین ایجاد کی اور کتابوں کی اشاعت کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔ پندرھویں صدی سے لے کر اب تک کتابوں کی اشاعت کے میدان میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ اشاعت کا بنیادی طریقہ آج بھی وہی ہے جو پندرھویں صدی سے چلا آ رہا ہے تاہم گزشتہ کچھ سالوں میں E-Book یا برقی کتاب کے منظرِ عام پر آنے سے صورتِ حال میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

پرنٹ شدہ کاغذی کتاب: یہ وہ روایتی اور کاغذی کتاب ہے جو پرنٹنگ پریس میں کاغذ پر چھپ کر مارکیٹوں میں آتی ہے۔ ایک لمبے عرصے سے لوگ اس سے آشنا ہیں۔

برقی کتاب (E-Book): یہ کتاب سے مشابہ متن کو بیان کرنے کی ایک اصطلاح ہے مگر برقی شکل میں جسے برقی اسکرین پر دیکھا جا سکتا ہے یعنی برقی کتاب لکھی ہوئی تحریر کی برقی شکل ہے۔

برقی کتاب کا پس منظر: 1971ء میں مائیکل ہارٹ نے **گٹنبرگ منصوبہ** شروع کیا جس میں پبلک ڈومین (Public Domain) کی تمام کتابوں کو برقی شکل میں انٹرنیٹ پر شائع کیا گیا تا کہ لوگ مختلف زمانوں کی کتابیں انٹرنیٹ کے ذریعے مفت حاصل کر سکیں۔ سب سے پہلا مصنف جس نے برقی کتاب شائع کی وہ **سٹیفن کنگ** تھا جس نے سال 2000 میں اپنی کتاب رائیڈنگ دی بولیٹ (Riding the Bullet) برقی شکل میں شائع کی اور کتاب کی اشاعت کے صرف چوبیس گھنٹوں میں 400 لوگوں نے اڑھائی ڈالر میں کتاب خرید کر برقی شکل میں حاصل کی۔

انٹرنیٹ کا کردار: کتابوں کی تصنیف، نشر و اشاعت میں انٹرنیٹ نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اسمارٹ فونز، لیپ ٹاپس، E-book Reader جیسے کینڈل (Kindle)، سونی (Sony) ریڈر اور نُوک (Nook) وغیرہ نے کتابوں کی فروخت کی شرح کو تاریخ میں پہلی بار چھپی ہوئی کتابوں سے کہیں زیادہ بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا اور برقی کتاب اور انٹرنیٹ کے ایک نئے دور کا آغاز کیا۔

برقی کتب کی طرف حیرت انگیز رجحان: گزشتہ سال مئی کے مہینے میں برقی کتابوں کا بزنس کرنے والی دنیا کی سب سے بڑی ویب سائٹ ایمازان (Amazon) نے بتایا کہ وہ چھپی ہوئی کتابوں کے مقابلے میں برقی کتابیں زیادہ فروخت کر رہی ہے حالانکہ برقی کتابوں کی فروخت میں اسے محض چار سال ہی ہوئے ہیں جس سے لوگوں کے رجحانات میں ایک بنیادی تبدیلی کا پتہ چلتا ہے کہ لوگ برقی کتابیں پسند کر رہے ہیں۔

گزشتہ سال اپریل میں کمپنی کا کہنا تھا کہ وہ ہر 105 برقی کتابوں کے مقابلے میں 100 چھپی ہوئی کتابیں فروخت کر رہی ہے جبکہ امریکہ اور برطانیہ میں 242 برقی کتابوں کے مقابلے میں صرف 100 کاغذی کتابیں فروخت کر رہی ہے۔ یہ کاغذی کتابیں وہ کتابیں ہیں جن کے برقی نسخے دستیاب نہیں ہیں۔ اس موازنے میں مفت برقی کتابیں شامل نہیں ہیں جنہیں اگر شامل کر لیا جائے تو یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ برقی کتابیں کاغذی کتابوں کے مقابلے میں مقبولیت میں کہیں آگے جا چکی ہیں۔ **ایمازان** کا کہنا ہے کہ گزشتہ ایک سال میں اس کی برقی کتابوں کی فروخت تین گنا بڑھ چکی ہے۔

پرنٹ شدہ کتب کے لئے ایک خطرے کی گھنٹی: **ایمازان** نے 1995ء میں کاغذی کتابوں کی فروخت کے ایک اسٹور کے طور پر اپنے کام کا آغاز کیا تھا مگر بعد میں اس نے ڈی وی ڈیز سے لے کر بچوں کے کپڑوں تک ہر چیز فروخت کرنی شروع کر دی۔ **ایمازان** کی طرف سے کینڈل (Kindle) کے اجراء کے بعد جو برقی کتابوں کا ایک ریڈر ہے، ایمازان کی برقی کتابوں کی فروخت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور صرف چھ ماہ میں برقی کتابوں کی فروخت کاغذی کتابوں سے بڑھ گئی تھی۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ فروخت ہونے والی ہر برقی کتاب کاغذی کتابیں فروخت کرنے والے اسٹوروں کے لیے **ایک خطرے کی گھنٹی** ہے، کیونکہ بعض برقی کتابوں کی قیمت ایک ڈالر سے بھی کم ہے۔

پرنٹ شدہ کاغذی اور برقی کتب کے اچھے اور بُرے پہلو

- **طویل تاریخ:** چونکہ کاغذی کتاب کی ایک طویل تاریخ ہے اور قاری کا اس کے ساتھ ایک طویل تجربہ ہے، اس لئے یہ اَمر

کسی سے ڈھکا چھپا نہیں کہ کاغذی کتاب کے ساتھ قاری کی کس قدر اُلفت ہوتی ہے اور انہیں حاصل کرنے اور پڑھنے کی خواہش کا شاید کوئی متبادل نہیں۔

- **معلومات:** علمی لحاظ سے برقی کتاب کی ٹیکنالوجی میں بہت ساری بہتریاں دیکھنے کو ملی ہیں۔ برقی کتابوں کے ریڈر استعمال میں نہ صرف آسان ہیں بلکہ ان کے ذریعے درکار معلومات بھی تیزی سے حاصل کی جاسکتی ہیں اور اس باب میں آئے دن کسی نہ کسی نئی چیز کا اضافہ ہوتا رہتا ہے جس سے برقی کتاب پڑھنے کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے اور جن کا مقابلہ کرنا شاید کاغذی کتاب کے بس کی بات نہیں ہے۔
- **اُٹھانے میں آسانی:** اپنے کسی طویل سفر میں وقت گزاری کے لئے شاید آپ کئی کتابیں پڑھنا چاہیں جیسے کوئی مذہبی و سیاسی کتب، جاسوسی ناول، کوئی ادبی رسالہ یا کوئی رومانوی افسانہ وغیرہ لیکن اتنی ساری کتابوں کو سفر میں اپنے ساتھ لے جانا کسی بوجھ سے کم نہیں۔ اس کے مقابلے میں برقی ریڈر ایک بھرپور لائبریری کی طرح ہے جس میں آپ کی پسند کی سینکڑوں کتابیں موجود ہیں جن میں سے آپ جو چاہیں اور جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ ان ریڈرز کے ذریعے آپ صرف ایک کلک پر کوئی بھی نئی کتاب خرید کر اس کا مطالعہ فی الفور شروع کر سکتے ہیں۔
- **سہولیات:** پرانی نسل کے ای بک ریڈرز (E-book Readers) کے مقابلے میں نئے ریڈرز جدید ترین ٹیکنالوجی کے حامل ہیں۔ اب بہت سارے ریڈر وائرلیس سہولتوں سے لیس ہیں جس کے ذریعے مقامی اخبار، بلاگ اور عالمی میگزین بغیر کسی قسم کی ادائیگی کے مفت پڑھے جاسکتے ہیں۔ کسی جگہ پر **وائی فائی** کی سہولت کی موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کوئی بھی کتاب پڑھ سکتے ہیں۔ ان ریڈرز کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ یہ وزن میں انتہائی ہلکے ہوتے ہیں جبکہ ان میں ہزاروں کتابیں سما سکتی ہیں جبکہ کاغذی کتاب میں ایسی کوئی خوبی یا سہولت نہیں ہوتی۔ اُلٹا یہ بھاری بھرکم ہوتی ہیں اور کافی جگہ گھیرتی ہیں۔ مزید بر آں انہیں منظم کرنے اور گرد و غبار سے صاف کرنے میں بھی اضافی محنت کرنا پڑتی ہے۔
- **متعدد آپشنز:** برقی کتابوں کے بک اسٹور آپ کو ہزاروں آپشنز دیتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعے لاکھوں کتابیں ڈاؤن لوڈ کیلئے دستیاب ہیں۔ بہت سارے ڈیجیٹل بک سٹور مفت ڈاؤن لوڈ بھی فراہم کرتے ہیں تاکہ آپ کو صحیح کتاب کے انتخاب میں آسانی ہو۔ یہ کسی لائبریری میں گھومنے اور ورق گردانی کرنے جیسا ہے۔ اگر آپ کو کتاب پسند نہ آئے تو یہ ضروری نہیں کہ آپ اسے خریدیں، بعض ریڈر آپ کو دوستوں اور خاندان کے دیگر لوگوں کے ساتھ کتاب شیئر کرنے کی صلاحیت بھی دیتے ہیں۔
- **مختلف استعمال:** برقی کتابوں کے ریڈرز ایسی کئی خوبیوں سے بھرپور ہوتے ہیں جو مطالعے کو پہلے سے زیادہ آسان بناتے ہیں، جیسے لکھی ہوئی تحریر کو پڑھنا یعنی اسے آواز میں تبدیل کر دینا۔ اس طرح آپ بذاتِ خود کتاب پڑھنے کی بجائے صرف سننے پر اکتفاء کر سکتے ہیں۔ یہ خوبی نابینا افراد کے لئے کسی نعمت سے کم نہیں۔ دیگر خوبیوں میں صفحات اور تحریر کو بڑا کرنا شامل ہے۔ یہ خوبی نظر کے کمزور افراد اور ایسی جگہوں کے لئے انتہائی کارآمد ہے جہاں روشنی کم ہو۔ اس کے علاوہ ان ریڈرز کے ذریعے کسی ریفرنس یا معلومات تک پہنچنے میں اور تلاش کرنے میں صرف چند کلک کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **ماحول دوست:** یہ امر واضح ہے کہ برقی کتابیں ماحول دوست ہوتی ہیں۔ ان کتابوں نے بلاشبہ ہزاروں درختوں کو چھپائی کے کاغذ میں تبدیل ہونے سے بچایا ہے۔ کاغذی کتاب پر چھپائی کے دوران بہت سارے وسائل صرف ہوتے ہیں، جن میں بجلی، پرنٹنگ مشینوں کو چلانے کے لئے ایندھن وغیرہ۔ اس کے علاوہ کتابوں کی وہ ضخیم تعداد جو فروخت نہ ہونے کے سبب ضائع کرنی پڑ جاتی ہیں تا کہ انہیں اسٹور کرنے کے خرچ سے بچا جاسکے۔
- **کم قیمت:** مہنگی کاغذی کتابوں کے مقابلے میں برقی کتابیں سستی ہوتی ہیں اور ان پر Shipment کا بھی کوئی خرچ نہیں آتا کیونکہ انہیں خریدتے ہی یہ چند سیکنڈز میں دستیاب ہو جاتی ہیں جبکہ کاغذی کتاب کی Shipment سے وصولی تک فاصلے کے اعتبار سے کافی وقت صرف ہوتا ہے۔ مفت کتابوں کے شیدائی کوئی بھی مفت کتاب انٹرنیٹ سے منسلک کسی بھی کمپیوٹر کے ذریعے پڑھ سکتے ہیں جس کے لیے فقط ایک براؤزر کی ضرورت ہوتی ہے۔
- **مطالعہ:** ہر شخص اسکرین پر پڑھنے سے راحت محسوس نہیں کرتا۔ بعض لوگوں کو سر درد شروع ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ گھنٹوں اسکرین پر نظریں جمائے رکھنے کی وجہ سے آنکھوں میں درد کی شکایت کرتے ہیں۔
- **برقی پائیریسی:** پائیریسی کے قوانین کی وجہ سے نشر و اشاعت اور ملکیت کے حقوق پر خوف کے کالے بادل منڈلا رہے ہیں کیونکہ برقی کتابوں کو کاپی، تقسیم اور شیئر کرنا کاغذی کتابوں کے مقابلے میں انتہائی آسان ہے۔ رپورٹس کے مطابق مارکیٹ میں دستیاب ساٹھ فیصد کتابیں پائیریٹڈ یعنی چوری کی کتابیں ہیں جس کا مطلب ہے کہ برقی کتابوں کی دنیا کو عالمی قوانین اور برقی کاروائیوں کی عالمی پیمانے پر ضرورت ہے تا کہ کاغذی کتابوں کی طرح ان کی فروخت کو منظم کیا جاسکے، ورنہ پائیریسی کمپیوٹر سافٹ ویئر، فلموں اور موسیقی کی طرح ان پر بھی چھا جائے گی۔ پائیریسی کی وجہ سے موسیقی اور فلم انڈسٹری کو شدید نقصانات کا سامنا ہے، تاہم کچھ ایسی ٹیکنالوجیز ہیں جن کے ذریعے اس صورتحال کے آگے بند باندھا جاسکتا ہے جیسے کتاب کے کاپی کے عمل پر حد لگانا۔
- **ای بک ریڈرز اور لیپ ٹاپس کی قیمتوں میں اضافہ:** رائج ہو جانے کے باوجود ان کی قیمتیں ابھی تک زیادہ ہیں تاہم یہ مسئلہ لیپ ٹاپس اور ای بکس ریڈرز کے درمیان مقابلہ کی وجہ سے مستقبل میں ختم ہو جائے گا اور ویسے بھی برقی کتابوں کو ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر اور اسمارٹ فونز میں باآسانی پڑھا جاسکتا ہے۔
- **کاغذی کتاب کی عادت:** قارئین کی ایک بہت بڑی تعداد خاص کر بزرگ حضرات روایتی کاغذی کتاب سے چمٹے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ برقی کتاب کے استعمال سے وہ فطرت سے ہٹ جائیں گے اور کتاب اور قاری کا روایتی جذباتی تعلق ختم ہو جائے گا۔ یقیناً کاغذی روایتی کتاب اپنی طویل تاریخ کے سبب معاشروں میں اپنی گہری جڑیں رکھتی ہے۔

برقی کتب کی طرف آنے کی مجبوریاں: کسی کتاب کو خرید کر اس کا فوری طور پر مطالعے کے لئے دستیاب ہو جانا ایک ایسی خوبی تھی جس کا مقابلہ روایتی بک اسٹور نہیں کر پائے جب تک کہ وہ برقی ٹیکنالوجی کو نہیں اپناتے۔ برقی کتابوں کے رواج کی وجہ سے اب بہت سارے روایتی کتابوں کے اسٹور اپنی ویب سائٹس پر کتابوں کے برقی نسخے رکھتے ہیں جس کا اثر ان کے

کام کرنے کے طریقہ کار پر پڑا۔مثال کے طور پر **بیرز اینڈ نوبل** کمپنی ایک ملین سے زائد برقی کتابیں فراہم کرتی ہے جن کا مطالعہ کمپنی کے ہی نوک (Nook) نامی ریڈر پر کیا جاسکتا ہے جسے اس نے **ایمازان** کے **کینڈل** کا مقابلہ کرنے کے لئے متعارف کرایا تھا۔روایتی کتابوں کے پبلشروں نے شدید مالی نقصانات اُٹھانے کے بعد ہی برقی ٹیکنالوجی کو اپنایا۔مثال کے طور پر 2010 کے اواخر میں بیرز اینڈ نوبل کے خسارے کی رقم 63 ملین ڈالر تک پہنچ گئی تھی اور کمپنی ڈیفالٹر ہونے کے قریب تھی کیونکہ برقی کتابوں کی فروخت میں وہ ایمازان کا مقابلہ کرنے سے قاصر تھی تاہم کمپنی نے یُوٹرن لیتے ہوئے فوری طور پر برقی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کی اور فناء سے بچ گئی۔

مطالعہ پر انٹرنیٹ کے اثرات: خوبیوں اور خامیوں کے ضمن میں بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ لوگ اب پہلے سے کم پڑھتے ہیں جو درست ہے مگر صرف تحریر کی مخصوص صورتوں میں۔حقیقت یہ ہے کہ لوگ انٹرنیٹ پر مختلف ویب سائٹس، سوشل نیٹ ورکس، بلاگ،فورم،خبروں کی سائٹس، ای میلز اور Chating کی صورت میں شاید پہلے سے بھی کہیں زیادہ مطالعہ کر رہے ہیں۔اب مطالعہ صرف چھپے ہوئے افسانوں، درسی کتابوں، رسالوں، اخبارات، کالموں اور کہانیوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اب مطالعہ ایک اور میڈیم پر منتقل ہو گیا ہے جسے انٹرنیٹ کہتے ہیں جہاں یہ ساری مطبوعات برقی شکل میں دستیاب ہیں۔

سیمینار بعنوان وقف عارضی

نظامت اعلیٰ علاقہ انصار اللہ لاہور کے زیر انتظام مورخہ **16 اگست 2015ء** کو **بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور** میں محترم امیر صاحب ضلع لاہور کی زیر صدارت وقف عارضی کے موضوع پر سیمینار کا انعقاد ہوا۔سیمینار میں مکرم مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ لاہور نے تحریک وقف عارضی کا پس منظر اہمیت و برکات، مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن انصار اللہ پاکستان نے تحریک وقف عارضی اور خلافت خامسہ اور محترم ملک طاہر احمد صاحب امیر ضلع نے عہدیداران اور واقفین عارضی کے فرائض کے حوالہ سے تقریر کی۔تقریب میں عہدیداران علاقہ لاہور، ساہیوال، اوکاڑہ اور قصور کے نمائندگان لاہور کے منتظمین تعلیم القرآن اور دیگر کل 86 افراد نے شرکت کی۔اللہ تعالیٰ اس پروگرام کے مفید نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

تعلیم القرآن

5 اگست مجلس گوجرخان ضلع راولپنڈی میں قرآن کریم کا دور مکمل کرنے والے انصار کی تقریب منعقد ہوئی۔مکرم ناظم صاحب تعلیم القرآن ضلع دو مربیان کے ہمراہ پروگرام میں شریک ہوئے۔قرآن کریم کی اہمیت کے بارہ میں نصائح کی گئیں اور انعامات تقسیم کئے۔حاضری 21 رہی۔

8 اگست نظامت علاقہ لاہور کے زیر انتظام عہدیداران تعلیم القرآن کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔جس میں ناظمین علاقہ نے ہدایات دیں۔100 منتظمین نے شرکت کی۔

9 اگست نظامت ضلع میرآزاد کشمیر کی عاملہ کی پکنک منگلا قلعہ پر منعقد ہوئی جس میں 27 انصار عہدیداران نے شرکت کی۔

مکرم انور ندیم علوی صاحب

پچھتر سال

جو ہونٹوں پہ وہی دل میں، نہیں کچھ بھی چھپاتے ہیں
خلافت میں ہے جاں اپنی زمانے کو بتاتے ہیں
پچھتر سال پہلے حضرت محمود کی خواہش
بنے "انصارِ دیں" اپنا کیا وعدہ نبھاتے ہیں
جوانوں کے جواں ہم ہیں، نہ بھولو دیکھ کر پیری
مسیحِ عصر کے "ناصر" سدا ہمت دکھاتے ہیں
نہیں نفرت کسی سے بھی، محبت سب کی خاطر ہے
دعائیں اُن کو بھی دینا، جو گالی دے کے جاتے ہیں
عجب آنکھوں کا پانی ہے یہ تقدیریں بدلتا ہے
جہاں مشکل ہو کوئی ہم یہ نسخہ آزماتے ہیں
اندھیرے عارضی سارے، اندھیروں سے نہ گھبرانا
وفا کے دیپ راہوں کو اُجالوں سے سجاتے ہیں
یہ صدیوں کی مسافت ہے کڑے موسم رکاوٹ بھی
قدم لیکن بلندی کو مسلسل ہم اُٹھاتے ہیں
خلافت کی یہ برکت ہے ہوئے مسرور ہم سارے
یہ ڈائمنڈ جوبلی نغمہ ندیم انور سناتے ہیں

مجالس انصاراللہ کی مساعی

قیادت عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

ریفریشر کورسز ،میٹنگز ،اجلاسات واجتماعات

27 مئی نظامت اعلیٰ ضلع کوئٹہ نے یوم خلافت منایا ۔حاضری 48 رہی ۔

26,25 /جولائی نظامت ضلع لاہور کی مجالس گرین ٹاؤن ،سروب گارڈن، کوٹ لکھپت اور ٹاؤن شپ نے یوم تربیت منایا ،6 بکروں کا صدقہ دیا گیا اور اجلاس عام کا انعقاد کیا گیا اور ڈاکومینٹری مجلس انصاراللہ دیکھی گئی ۔مجموعی حاضری 205 رہی ۔

25، 26/جولائی مجلس ڈیفنس ناصر لاہور کے زیر اہتمام نماز تہجد ،درس قرآن کریم اور تلاوت قرآن کریم کا اہتمام کیا گیا ۔انصاراللہ کا قیام اور تاریخ (75 سالہ)،خلافت سے وابستگی اور تربیت اولاد کے موضوع پر تقاریر ہوئیں ۔نیز مورخہ 25 جولائی کو ڈاکومنٹری دیکھی گئی ۔حاضری 23 رہی ۔

21/جولائی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے شعبہ تربیت نومبائعین نے لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے ساتھ مل کر سہ سالہ نومبائعین (انصار،خدام ،اطفال) کا ایک روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا جس میں 18 محلہ جات کے 50 نومبائعین نے شرکت کی جن میں 9 انصار تھے ۔

26/جولائی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام 9 محلہ جات (دارالصدر غربی لطیف ،دارالفضل شرقی ،دارالرحمت غربی ،دارالعلوم شرقی نور ،دارالعلوم غربی خلیل ،دارالنصر وسطی ،دارالیمن وسطی حمد ،نصیر آباد رحمٰن ،دارالفتوح غربی) میں اجلاسات برائے خصوصی یوم تربیت بسلسلہ ڈائمنڈ جوبلی پروگرام منعقد ہوئے جن میں مجموعی حاضری انصار 403 ،خدام 179 اور اطفال 314 رہی ۔

29/جولائی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے 6 حلقہ جات میں گھر گھر جا کر رابطہ کیا ۔64 مربیان ،منتظمین و ممبران عاملہ نے حصہ لیا ۔

8/اگست مجلس مقامی ربوہ کے زیر اہتمام رحمت بلاک اور ناصر بلاک کے عہدیداران کے ریفریشر کورسز زیر صدارت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ اور مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ منعقد ہوئے ۔حاضری رحمت بلاک 75 اور ناصر بلاک 65 رہی ۔

25/جولائی مجلس گوجرانوالہ شرقی کے زیر انتظام 4 مقامات (بیت الحمد ،سیٹلائٹ ٹاؤن ،بیت الہدیٰ اور پیپلز کالونی) پر اجلاسات عام ہوئے جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا ،ڈاکومینٹری دکھائی گئی اور شیرینی تقسیم کی گئی ۔مجموعی حاضری انصار 97 ،خدام 25 اور اطفال 20 رہی ۔

25/جولائی مجلس وزیر آباد کے تحت یوم تربیت میں 17 انصار نے ایم ٹی اے پر مجلس انصاراللہ کی ڈاکومینٹری دیکھی ۔اس موقع پر انصار کی خدمت میں کھانا بھی پیش کیا گیا ۔

25/جولائی مجلس گلکمنڈی کے زیر اہتمام جلسہ یوم تربیت منایا گیا اور ڈاکومینٹری انصاراللہ دکھائی گئی ۔لیا اور 492 گھرانوں سے رابطہ کیا گیا ۔

25/جولائی نظامت اعلیٰ ضلع اسلام آباد کے زیر اہتمام مجالس میں اجلاس منعقد ہوئے جن میں جوبلی کے حوالہ سے MTA پر نشر ہونی والی ڈاکومنٹری فلم کے دکھانے کا انتظام کیا گی، 8 بکروں کا صدقہ دیا گیا۔12 مجالس کے 260 انصار نے نماز سنٹرز اور گھروں میں استفادہ کیا۔

26/جولائی مجلس مغل آباد راولپنڈی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم زعیم اعلیٰ صاحب نے حضور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا، مجلس کے 75 سال، خلافت سے وابستگی اور تربیت اولاد کے حوالہ سے بیان کیا گیا۔حاضری انصار 27، خدام 8 اور اطفال 8 رہی۔

26/جولائی مجلس صدر راولپنڈی کا تربیتی اجلاس بسلسلہ ڈائمنڈ جوبلی منعقد ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھا گیا اور مجلس کے پچھتر سالہ تاریخ اور خلافت سے وابستگی کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔حاضری 32 رہی۔

26/جولائی مجلس 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد نے خصوصی یوم تربیت منایا جس میں باجماعت نماز تہجد اجتماعی ادا کی گئی، ایک بکرا صدقہ دیا گیا، اجلاس میں مجلس انصار اللہ کے پچھتر سال، خلافت سے وابستگی، جوبلی دعاؤں اور تربیت اولاد کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔حاضری 85 رہی۔

26/جولائی مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس عام اور سیمینار تربیت کا انعقاد کیا گیا جس میں انصار اللہ کا قیام اور تاریخ (75 سالہ) کا جائزہ پیش کیا گیا نیز مورخہ 25 جولائی کو ڈاکومنٹری بھی دکھائی گئی۔حاضری 88 رہی۔

26/جولائی نظامت اعلیٰ ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام اجلاسات عام منعقد کیے گئے جن میں تربیت اولاد، انصار کی پچھتر سالہ تاریخ اور حضور انور کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔حاضری 169 رہی۔

26/جولائی مجلس قطبہ جوڑا قصور کے پروگرام یوم تربیت میں علاقہ لاہور کی عاملہ کے 4 ممبران نے شمولیت کی۔انصار اللہ کے پچھتر سال کی مختصر تاریخ اور ذمہ داریاں کے موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔حاضری 30 رہی۔

26/جولائی مجلس چک نمبر 1 گگرا ملتان نے اجلاس ڈائمنڈ جوبلی انصار اللہ منعقد کیا جس میں مجلس کے قیام کا مقصد اور اہمیت پر تقریر کی گئی۔حاضری 9 رہی۔

26/جولائی مجلس بستی لاڑ ضلع ملتان نے مجلس انصار اللہ کے پچھتر سال مکمل ہونے پر اجلاس عام منعقد ہوا۔حاضری 9 رہی۔

26/جولائی مجلس واہ کینٹ کے زیر اہتمام اجلاس عام منعقد ہوا جس میں تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں، خطبات حضور انور، نماز باجماعت کی ادائیگی، تلاوت قرآن کریم اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔حاضری 40 انصار رہی۔

26/جولائی مجلس لانڈھی نے ڈائمنڈ جوبلی کے حوالے سے پروگرام منعقد کیا، ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور انصار بھائیوں کو اس خوشی کے موقع پر کھانا بھی پیش کیا گیا۔حاضری انصار 21 رہی۔

26/جولائی نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ کے زیر اہتمام 23 مقامات پر بسلسلہ خصوصی یوم تربیت کے حوالے سے پروگرام منعقد ہوئے جن میں 2 بکروں کا صدقہ دیا گیا۔ڈاکومیٹری انصار اللہ، نماز تہجد، خطبہ جمعہ اور اجلاس عام منعقد کیے گئے۔حاضری 345 رہی۔

26/جولائی نظامت اعلیٰ ضلع کراچی کے زیر اہتمام 30 مجالس میں اجلاس عام برائے خصوصی یوم تربیت کا انعقاد کیا گیا جن میں 26 ضلعی نمائندگان نے شمولیت کی۔

27/جولائی مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مجلس انصار اللہ کی تاریخ پر ایک معلوماتی

تقریر کی گئی۔حاضری 19 رہی۔

30/جولائی مجلس ماڈل کالونی کراچی کے عہدیداران عاملہ مجلس اور عاملہ حلقہ جات کا ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع منعقد ہوا۔حاضری 28 رہی۔

26،25/جولائی نظامت اعلیٰ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام 84 مجالس میں اجلاساتِ عام منعقد ہوئے جن میں انصار کو ڈاکومینٹری دکھائی گئی اور ریفریشمنٹ دی گئی 2000 انصار نے ڈاکومینٹری دیکھی۔اسی طرح مورخہ 26 جولائی کو اجتماعی اور انفرادی نماز تہجد ادا کی گئی 1600 انصار نے نماز تہجد ادا کی، 26 بکرے صدقے دیئے گئے اور علاقہ کی سطح پر بھی 30 بکرے صدقے دیئے گئے۔

31/جولائی مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام 75 سالہ جوبلی انصاراللہ سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں مرکزی مہمانان مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر مجلس اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی نے شمولیت کی۔اجلاس میں تربیتی امور، سیرت النبیؐ حضرت مسیح موعودؑ، اختلافی مسائل، بزم ارشاد و تربیت اولاد و اصلاح نفس کے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔حاضری 69 رہی۔

2/اگست نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ڈائمنڈ جوبلی تربیتی سیمینار کا انعقاد ہوا۔مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی مرکزی نمائندہ نے استحکام خلافت اور انصار کی ذمہ داریاں،مکرم ناظم اعلیٰ صاحب ضلع نے مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد،مکرم مربی صاحب ضلع نے تربیت اولاد اور مکرم امیر صاحب ضلع نے تعلق باللہ کے موضوعات پر تقاریر کیں۔حاضری 198 رہی۔

2/اگست نظامت اعلیٰ ضلع لیہ کے زیر اہتمام ڈائمنڈ جوبلی اور تربیتی ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد اور مکرم مظفر احمد درانی صاحب قائد تعلیم نے شمولیت کی۔حاضری: 19 مجالس کے 102 انصار، 36 خدام 17 اطفال رہی۔

7/اگست نظامت ضلع بہاولپور کے زیر اہتمام ایک میٹنگ ہوئی جس میں ضلعی اور علاقائی عہدیداران نے شمولیت کی مرکز سے مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے شرکت کی۔کل حاضری 23 رہی۔

8/اگست ضلع نواب شاہ میں علاقائی اور ضلعی عاملہ کا اصلاح وارشاد و تعلیم القرآن کے عہدیداران کی میٹنگ ہوئی۔حاضری 45 رہی،

8/اگست بیت الرحمٰن کراچی میں تربیتی سیمینار منعقد ہوا۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے شرکت کی۔کل حاضری 104 رہی۔

9/اگست نظامت ضلع خوشاب کا ریفریشر کورس و جوبلی پروگرام ہوا۔مکرم مظفر احمد درانی صاحب نے شمولیت کی۔حاضری 60 رہی۔

9/اگست نظامت ضلع فیصل آباد کا ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن نے شمولیت کی۔حاضری 70 رہی،

9/اگست مجلس واہ کینٹ راولپنڈی میں ڈائمنڈ جوبلی کا پروگرام منعقد ہوا۔مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائمقام صدر مجلس، مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب قائد تربیت نومبائعین اور مکرم شکیل احمد قریشی صاحب نے شمولیت کی۔حاضری 163 رہی۔

9/اگست مجلس ماڈل کالونی کراچی کا اجلاس عام منعقد ہوا جس میں امر بالمعروف نہی عن المنکر کے موضوع پر تقریر کی گئی۔حاضری 21 رہی۔

9/اگست بیت اشرف کراچی میں ریفریشر کورس ضلعی، علاقہ اور زعماء اعلیٰ کا منعقد ہوا۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے شرکت کی۔کل حاضری 31 رہی۔

9/اگست بیت اشرف کراچی میں عہدیداران کی ایک تربیتی میٹنگ رکھی گئی۔جس میں علاقہ، اضلاع اور مجالس کے عہدیداران نے

شرکت کی۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے شرکت کی۔کل حاضری 45 رہی۔

9 اگست بیت الرحیم کراچی میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا۔جس میں علاقہ،ضلع اور مجالس کے عہدیداران نے شرکت کی۔مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے شرکت کی۔کل حاضری 80 رہی۔

میڈیکل کیمپس وخدمت خلق (ایثار)

ماہ جون مجلس مقامی ربوہ کے شعبہ ایثار کے مطابق دوران ماہ 30 حلقہ جات نے 30 میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 2931 مریضوں کو ادویات دی گئیں،894 غرباء کی مبلغ 300798 روپے سے مالی مدد کی گئی،5 انصار نے عطیہ خون دیا اور 600 سوٹ مرکز جمع کروائے۔

ماہ جون نظامت اعلیٰ ضلع لاہور نے اب تک 110 بوتل خون کا عطیہ دیا،15 مجالس نے اسیران کی رہائی کے لئے مبلغ 1,52,300 روپے جمع کروائے جن سے 7 اسیران کو رہائی دلائی ،28 مجالس میں میڈیکل کیمپس لگا کر 2767 مریضوں کو ادویات دیں، 26 مجالس نے 1237 راشن پیکٹ مقامی سطح پر تقسیم کئے بفراہمی گندم کے لئے 3 انصار نے 72000 روپے جمع کروائے، 1977 سوٹ برائے مستحقین مرکز بھجوائے اور کفالت یتامی اور مستحقین طلباء کے لئے مبلغ 1,69,450 روپے جمع کروائے۔

ماہ جون مجلس ناصر بلاک لاہور نے شعبہ ایثار کے تحت 27 عدد سوٹ برائے مستحقین مرکز جمع کروائے جبکہ 10 عدد سوٹ مستحقین میں تقسیم کئے اسی طرح اسیران کی رہائی کے لئے مبلغ 15000 روپے بھی جمع کئے۔

ماہ جون مجلس بیت التوحید لاہور نے ماہ رمضان میں غرباء میں راشن پیکٹس تقسیم کئے، 43 عدد سوٹ مستحقین کے لئے جمع کئے۔

ماہ جون مجلس دہلی گیٹ لاہور نے مستحقین کیلئے 52 سوٹ مرکز بھجوائے، اسیران کی رہائی کے لئے مبلغ 12000 روپے اور 18 گھرانوں میں راشن پیکٹ تقسیم کئے۔

ماہ جون مجلس بھاٹی گیٹ لاہور نے مستحقین میں 40 عدد جوڑے،مبلغ 10000 روپے کا راشن تقسیم کیا اور 2000 روپے اسیران کی رہائی کے لئے ضلع میں جمع کروائے۔

ماہ جون مجلس سبزہ زار لاہور نے 8 عدد سوٹ مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ جون مجلس گلشن پارک لاہور نے 83 عدد نئے سوٹ مستحقین کے لئے تقسیم کیے، 5 بوتل خون کا عطیہ دیا جبکہ ایک قیدی کی رہائی کیلئے 12000 اور ایک نلکا کے لئے 15000 روپے کی رقم جمع کروائی ،میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 23 مریضوں کو ادویات دیں، 42 مریضوں کی عیادت کی اور 211 افراد کو کھانا کھلایا۔

ماہ جون مجلس الطاف پارک لاہور نے مستحقین کے لئے 21 عدد جوڑے مرکز بھجوائے، 5 جوڑے ضرورت مندوں میں تقسیم کئے، اسیران کی رہائی کے لئے 15000 روپے، نلکا کے لئے 12000 روپے جبکہ 4 انصار نے خون کے عطیات دیئے۔

ماہ جون مجلس واپڈا ٹاؤن لاہور کے 12 احباب نے خون کے عطیات دیئے، 12 جوڑے نئے کپڑوں کے مرکز برائے مستحقین جمع کروائے جبکہ 15 جوڑے مقامی سطح پر غرباء میں تقسیم کئے، 234 راشن پیک تقسیم کئے اور 265 یوم غرباء کو کھانا کھلایا۔

ماہ جون میں مجلس دارالسلام لاہور نے بھٹو کالونی میں دو میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 57 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جون مجلس ماڈل کالونی کراچی نے مستحقین کے لئے 100 جوڑے مرکز بھجوائے جبکہ 32 جوڑے مستحقین میں تقسیم کئے، 3 میڈیکل کیمپس میں 1411 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جون مجلس ڈرگ روڈ کراچی نے مستحقین کے لئے 26 عدد نئے کپڑوں کے جوڑے ضلع میں جمع کروائے۔

ماہ جون مجلس نارتھ کراچی نے مستحقین کے لئے 55 عدد جوڑے مالیت 28050 روپے ضلع میں جمع کروائے۔

ماہ جون نظامت اعلیٰ ضلع میانوالی کی طرف سے 10 نئے سوٹ، راشن، 150 کلوگرام گندم اور 20000 روپے مستحقین میں تقسیم کئے گئے جبکہ ایک نلکا لگوایا۔

ماہ جون نظامت اعلیٰ ضلع منڈی بہاؤالدین نے رمضان میں 45 پیکٹ راشن، 38 جوڑے سوٹ مستحقین میں تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ دو افراد کا قرض مبلغ 12000 روپے بھی اتارا۔

ماہ جون مجلس دارالنور فیصل آباد نے 50 پیکٹ راشن اور 75 سوٹ مستحقین میں تقسیم کئے جبکہ میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 60 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

7/ جون نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام بمقام سندھواں میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس میں 140 مریضوں کو ادویات دیں جبکہ مجلس کولو تارڑ نے 10 غرباء میں 2 من گندم اور ایک من دودھ تقسیم کیا۔

14/ جون نظامت اعلیٰ ضلع گوجرانوالہ کے زیر اہتمام گرمولہ ورکاں میں میڈیکل کیمپ و بلڈ گروپنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں 120 مریضوں نے استفادہ کیا، 22 افراد کی بلڈ گروپنگ کی گئی اور 7 جوڑے زنانہ و مردانہ سوٹ مرکز بھجوائے جبکہ ماہ رمضان میں 40 جوڑے بھجوائے۔

14/ جون مجلس ملتان شرقی کے زیر اہتمام چاہ احمدیاں والا میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ 120 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جون و اگست مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالفضل شرقی، طاہر آباد جنوبی اور دارالصدر شرقی الف نے ماہ جون اور اگست میں میڈیکل کیمپ کی توفیق پائی جن میں مجموعی طور پر 73 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی مجلس دارالحمد فیصل آباد نے 28 سوٹ اور مبلغ 4800 روپے غرباء کو دیئے۔ جبکہ میڈیکل کیمپ میں 12 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی نظامت اعلیٰ ضلع سرگودھا نے 5 اسیران کو رہائی دلوائی جن کے جرمانہ کی رقم مبلغ 43667 روپے ادا کی اس کے علاوہ جیل میں دیگر ضروریات بجلی وغیرہ کے لئے مبلغ 32000 روپے کی مالی معاونت بھی کی۔

ماہ جولائی نظامت اعلیٰ ضلع لیہ نے 210 عدد سوٹ مستحقین میں تقسیم کئے، ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر 60 من گندم بھی غرباء میں تقسیم کی۔

ماہ جولائی نظامت اعلیٰ ضلع حیدرآباد نے 47 عدد سوٹ، 55 عدد راشن پیک اور 67 مستحقین میں مبلغ 85650 روپے کی رقم تقسیم کی۔ اس کے علاوہ 2 نلکوں کیلئے مبلغ 30000 روپے اور 52 من گندم غرباء و مستحقین میں تقسیم کی۔

22/ جولائی نظامت اعلیٰ ضلع خوشاب نے 70 سے زائد غیر از جماعت گھرانوں میں عید کے تحائف تقسیم کئے، مستحقین افراد کی مالی مدد کی، حلقہ روڈہ کے سو گھرانوں نے سو افراد کو تحائف تقسیم اور 25 عدد سوٹ بھی تقسیم کئے۔

ماہ جولائی مجلس بیت التوحید لاہور نے عید کے موقع پر 21 گھروں میں گفٹ کیک، مٹھائی تقسیم اور نقدی تقسیم کی۔ میڈیکل کیمپ میں

58 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ جولائی مجلس دارالسلام لاہور نے رمضان اور ڈائمنڈ جوبلی کے حوالے سے 200 ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا، 10 افراد کو عید کے نئے جوڑے دیئے، 70 راشن پیکٹ تقسیم کئے اور ایک لاکھ سے زائد رقم ادویات اور مریضان کے علاج کے سلسلہ میں خرچ کی۔

ماہ جولائی مجلس گلشن پارک لاہور نے 20 نئے سوٹ مستحقین میں تقسیم کیے، ہلکا سکیم میں 39000 روپے دیئے، 8 گھریلو ڈسپنسریوں کا قیام کیا، 42,500 روپے امداد نادار مریضان / یوگان وینائی کی مد میں جمع کروائے اور میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 49 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی مجلس فیصل ٹاؤن لاہور نے عید کے موقع پر 54 جوڑے کپڑے، 18 پیکٹ راشن غرباء میں جبکہ 90 لنچ بکس تیار کر کے ہسپتالوں میں مریضوں میں تقسیم کئے۔ ہلکا سکیم میں 12000 روپے جمع کروائے۔

ماہ جولائی مجلس حلقہ ڈیفنس ناصر لاہور کے 1 ناصر نے عطیہ خون دیا اور 40000 روپے ضرورت مندوں میں تقسیم کیے۔

28,27,26 / جولائی نظامت اعلیٰ ضلع لاہور کے زیر اہتمام فاطمید کے تعاون سے عطیات خون اکٹھے کئے جس میں کل 61 بوتل خون کے عطیات دیے گئے نیز مورخہ 12 جولائی کو 6 بلاکس میں ڈاکٹرز نے عطیہ خون کا افادیت، اہمیت اور فرسٹ ایڈ پر لیکچر دیے جن میں مجموعی حاضری 100 رہی۔

ماہ جولائی مجلس حیدرآباد شہر نے عیدالفطر کے موقع پر 30 عدد راشن پیک مالیتی 30,000 روپے، 11 عدد جوڑے سوٹ اور 3600 روپے عیدی غرباء میں تقسیم کی۔

ماہ جولائی مجلس بشیرآباد ضلع حیدرآباد نے رمضان المبارک اور عید کے موقع پر 13 عدد جوڑے، 13 عدد راشن پیکٹ اور 22000 روپے مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ جولائی نظامت اعلیٰ ضلع عمرکوٹ نے 138 اور مرکز سے موصولہ 425 جوڑے مستحقین میں تقسیم کئے، مبلغ 282500 روپے، 15 پیکٹ راشن اور ڈیڑھ من گندم مستحقین میں تقسیم کی۔

ماہ جولائی مجلس ڈرگ کالونی کراچی نے 6 گھروں میں راشن، 86 عدد سوٹ اور 40000 روپے مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ جولائی مجلس نارتھ کراچی نے مستحقین کے لئے 25 عدد جوڑے اور 49,400 روپے مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ جولائی مجلس ڈرگ کالونی کراچی نے 3 میڈیکل کیمپس لگائے جن میں 1120 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی مجلس تھرپارکر مٹھی میں رمضان المبارک کے موقع پر 25 جوڑے کپڑوں کے اور 148 گھرانوں کو عید کے لئے امداد دی گئی۔

ماہ جولائی مجلس مالوکے بھلی ضلع سیالکوٹ نے 8 من 30 کلو گندم مستحقین میں تقسیم کی۔

26 / جولائی نظامت اعلیٰ ضلع سیالکوٹ کے زیر اہتمام 297 من گندم مستحقین میں تقسیم کی گئی، 272 انصار نے عطیہ خون دیا اور 320 عطیہ خون دیا۔

ماہ جولائی مجلس گوجرانوالہ غربی نے رمضان المبارک میں 93000 روپے کا راشن پیکٹس بنا کر غرباء میں تقسیم کیا۔

ماہ جولائی مجلس النور راولپنڈی نے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں چاروں حلقہ جات میں 10 پیکٹ راشن غرباء میں تقسیم کیا اور 42500 روپے مستحقین میں تقسیم کئے۔

ماہ جولائی مجلس واہ کینٹ راولپنڈی نے رمضان المبارک میں غرباء کی امداد کے لئے 33 سوٹ مرکز بھجوائے اور 7000 روپے مستحقین میں تقسیم کیے۔

3/جولائی نظامت اعلیٰ ضلع حافظ آباد کے زیر اہتمام بمقام سندھواں میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ 90 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ جولائی مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات دارالصدر شرقی الف، طاہر آباد جنوبی، دارالفضل غربی طاہر، دارالیمن شرقی صادق اور دارالعلوم جنوبی بشیر نے میڈیکل کیمپس کا قیام کیا جن میں مجموعی طور پر 722 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

ماہ اگست مجلس مقامی ربوہ کے زیر انتظام محلہ جات بیوت الحمد، دارالصدر شرقی الف اور نصیر آباد غالب نے 3 میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جن میں 302 مریضوں کو ادویات دی گئیں۔

وقارِ عمل

ماہ جون مجلس مقامی ربوہ کے شعبہ ایثار کے مطابق دوران ماہ ربوہ کے 28 حلقہ جات کی طرف سے 37 وقارِ عمل کئے گئے جن میں 1061 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ جون مجلس ماصر بلاک لاہور نے ایک گاؤں میں میڈیکل کیمپ لگا کر 50 مریضوں کو ادویات دیں۔

ماہ جون مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام وقارِ عمل ہوا جس میں 32 انصار نے حصہ لیا۔

6/جون مجلس واہ کینٹ کے زیر اہتمام وقارِ عمل اور کلوجمیعا کا پروگرام کیا گیا جس میں 26 انصار، 3 خدام اور 1 طفل شامل ہوا۔

12/جون مجلس دارالحمد فیصل آباد نے میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 13 مریضوں کو ادویات دیں، لو سے بچنے کے لئے 32 انصار کو ادویات دی گئیں جبکہ غرباء میں 20 سوٹ تقسیم کئے۔

14/جون مجلس رفاہ عام سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام وقارِ عمل ہوا جس میں پارک کی صفائی کی گئی۔ حاضری 19 رہی۔

14/جون مجلس گلشن جامی کراچی کے زیر اہتمام بیت الحمد میں وقارِ عمل کیا گیا جس میں 37 انصار نے حصہ لیا۔

ماہ جولائی مجلس دہلی گیٹ لاہور نے دوران ماہ 2 وقارِ عمل کئے جن میں بیت الذکر کی صفائی کی گئی۔ 17 انصار، 9 خدام اور 10 اطفال نے وقارِ عمل میں حصہ لیا۔

ماہ جولائی مجلس گلشن پارک لاہور کے زیر اہتمام وقارِ عمل کیا گیا جس میں 86 انصار، 35 خدام اور 31 اطفال نے حصہ لیا۔

14/اگست مجلس نیوسٹی ضلع میرپور آزاد کشمیر کے زیر اہتمام وقارِ عمل کا پروگرام ہوا جس میں سڑکوں کی مرمت اور صفائی کا کام کیا گیا۔ 27 انصار، 67 خدام اور 35 اطفال نے حصہ لیا۔

ذہانت وصحت جسمانی

7/جون مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زیر اہتمام مشاہدہ و معائنہ کا پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں 13 انصار نے حصہ لیا۔

12/جون مجلس دارالفضل فیصل آباد کے زیر اہتمام اجتماعی واک کا پروگرام کمپنی باغ میں منعقد ہوا۔ 7 انصار نے شرکت کی۔

12/جون مجلس دارالنور فیصل آباد کے زیر اہتمام گوکھووال سائٹ پر پکنک اور کھیلوں کا انتظام کیا گیا جس میں 20 انصار شریک ہوئے۔

14/جون مجلس دارالحمد فیصل آباد نے پکنک منائی جس میں موسم کے لحاظ سے ہیضہ، پیچش اور وبائی امراض کے متعلق بچاؤ اور علاج کی معلومات دیں۔ حاضری 45 رہی۔

وادی کاغان: تفریحی دورہ ممبران عاملہ انصاراللہ پاکستان ستمبر 2015ء

تفریحی دورہ کارکنان مجلس انصاراللہ پاکستان اگست 2015ء

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf

Regd #: FR - 8

Monthly
ANSARULLAH

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631

October 2015 / Zulhaj,Muharam 1436 / Akha 1394

محترم مولانا فضل الٰہی بشیر صاحب

آپ سلسلہ کے قدیمی خادم، عالم دین، مربی سلسلہ تھے۔ آپ کو مشرقی افریقہ، فلسطین، ماریشس، گیانا، سورینام اور بلاد عربیہ میں اشاعت دین کی توفیق ملی۔ جامعہ احمدیہ میں بطور استاد پڑھاتے رہے۔ متعدد کتب کے مصنف اور مترجم تھے۔ نہایت عبادت گزار اور دعا گو وجود تھے۔ آپ 3/ستمبر 2015ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

محترم اکرام اللہ صاحب

19/اگست 2015ء کو تونسہ شریف میں راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا...... مرحوم انتہائی ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ نہایت مخلص اور فدائی نوجوان تھے۔ سیلاب کی وجہ سے پورا علاقہ متاثر ہوا جس کی بناء پر ان کو نمایاں خدمت کا موقع ملا...... مرحوم اکثر غریبوں کو مفت ادویات دیا کرتے تھے۔ خدمت کے جذبے سے سرشار تھے۔ پیچھے رہ کر خدمت کا جذبہ نمایاں تھا۔ والدین کی بھرپور خدمت کرنے والے تھے۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 21/اگست 2015ء)